

اہل سنت کا نشان

ماہنامہ
بقیہ

JANUARY 2007

مفت سلسلہ اشاعت نمبر 153

رضوان اللہ
علیہم
اجمعین

فضائل خلفاء راشدین

إِنَّا إِلَهِكُمْ وَنُصُوْلُهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ أَطَاعُوا اللَّهَ وَأُوْهُمْ لَقُوْا
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ



امام جلال الدین سیدوطی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا ابوالخیر محمد فرحان قادری



نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۴۰۰۰

Ph : 021-2439799

www.ishaateahlesunnat.net - www.ishaateislam.net

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نام کتاب : فضائل خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین

مؤلف : امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم : مولانا ابوالضیاء محمد فرحان قادری

تعداد : 2100

سن اشاعت : محرم الحرم 1428 ہجری

جنوری 2007ء

مفت سلسلہ اشاعت : 153

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنت

نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی

نوٹ : جن حضرات نے سن 2007ء کے لئے ممبر شپ فیس روانہ نہیں کی، وہ جلد از جلد فیس روانہ کر دیں، اس کے بعد صرف ان حضرات کو کتاب روانہ کی جائے گی جنہوں نے نئے سال کے لئے فیس ادا کر دی ہے۔

فضائلِ خلفائے راشدین



اردو ترجمہ (مع تقدیم و خاتمہ)

الرَّوْعُ الْإِنْتِقُ فِي فَضْلِ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه الْغَرَرُ فِي فَضَائِلِ عِمْرَانَ رضي الله عنه
 الرَّبْعِينَ صَدِيقِ الْإِبْرَهِيمَ رضي الله عنه الْبَعْثُ فِي فَضَائِلِ عِزِّهِ رضي الله عنه

تالیف

امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
 (متوفی ۹۱۱ھ)

ترجمہ، تخریج، تقدیم و خاتمہ از

مولانا ابوالضیاء محمد رفیع قادری مدنی

پیشکش دارالاحیاء العلوم

ناشر جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار بیٹھارہ کراچی۔

اداریہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ
 زیرِ نظر کتاب، حضرت علامہ مولانا امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ کی مرتب کردہ دو اربعین جو خلیفہ اول
 عثمانی کے فضائل میں ہیں، کا ترجمہ مع تخریج احادیث از فاضل نوجوان علامہ محمد فرحان سلمہ لرحمن ہے۔ تقدیم میں
 مترجم نے خلیفہ اول عثمانی شہین کریمین (سیدنا صدیق و عمر رضی اللہ عنہما) خاتمہ کتاب میں خلیفہ ثالث و رابع (سیدنا
 عثمان علی رضی اللہ عنہما) کے مختصر حالات زندگی نقل کئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم سب سے اپنی رضا کے کام لیتا رہے۔ آمین۔
 خلیفہ اول صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دنیا میں وزیر رہے، بلا تردید ایمان لانے والے اولین لوگوں میں ان
 کا شمار ہوتا ہے، معراج کی تصدیق فرمائی، آپ سے ۱۴۲/ احادیث کتب صحاح میں مروی ہیں۔ بڑے جواد، کریم،
 فصیح، ابلغ، اعلم، اثرء و اشجع القوم اور مرجع خاص و عام رہے۔ کئی آیات آپ کی شان میں نازل ہوئیں۔
 ﴿وَلَسَوْفَ يَرْضٰی﴾، ﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقٰی﴾ الایہ وغیرہ آپ کی شان میں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں۔
 خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے دوسرے وزیر جن کے اسلام سے دین کو قوت ملی، آپ کو دیکھتے ہی
 شیطان اپنا رستہ بدل لیتا ہے، آپ کی رائے کی موافقت پر آیات نازل ہوئیں، آپ کی زبان پر حق جاری فرمایا گیا
 اور اس پر فرشتے گفتگو کرتے ہیں۔ یقیناً سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے محبت، حضور ﷺ سے محبت ہے۔
 خلیفہ ثالث حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ قرآن مجید پڑھنے میں ”تیسرا“ سے معروف، جامع القرآن، ذو
 النورین، پیکر شرم و حیا، مسائل حج زیادہ جاننے والے، جنت میں حضور کے رفیق، اوّل ہجرت حبشہ بمعہ اہل
 و عیال کرنے والے، مظلوم شہید کئے جانے والی شخصیت ہیں۔
 خلیفہ رابع حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں، جنہوں نے قریب نو برس کی عمر میں اسلام قبول کیا، ابو تراب و ابوالحسن کنیت،
 سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے زوج، یثقلین پاک میں سے ایک، باب مدینہ العلم، فاتح خیبر، سب سے اچھے فیصلہ فرمانے والے،
 تقسیم حصص و فرائض (میراث) کے بڑے عالم اور ایک روایت کے مطابق آپ کی شان میں ۳۰۰/ آیات نازل ہوئیں۔
 خلفاء اربعہ و دیگر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے اللہ راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی اقتداء
 کر کے ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

الحمد للہ جمعیت اشاعت السنّت کی مفت اشاعت نمبر ۱۵۳ ہے اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت قبول فرمائے۔ آمین۔

الفقیر۔ محمد مختار راشنی

فہرست مضمونات

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۹	تقریظ مبارک حضرت علامہ مولانا پروفیسر مفتی منیب الرحمن صاحب	۱
۱۰	تقریظ مبارک حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب	۲
۱۱	پیش لفظ	۳
۱۳	سعادت انتساب	۴
۱۴	تقدیم	۵
۱۴	فصل اول: (تذکرہ صدیق اکبر ﷺ)	۶
۲۱	فصل دوم: (تذکرہ فاروق اعظم ﷺ)	۷
۳۲	فصل سوم: (کچھ مؤلف (امام سیوطی) کے بارے میں)	۸
۳۷	(الرَّعَيْنِ صَدِيقِ الْاَبْنِ رَسُولِ الْاَعْنِ)	۹
۳۸	مقدمہ مؤلف	۱۰
۳۹	آپ ﷺ کی ذات پر اختلاف سے انکار	۱۱
۳۹	صدیق و عمر رضی اللہ عنہما جنت کے درمیانی عمر والوں کے سردار ہیں	۱۲
۳۹	عشرہ مبشرہ کا بیان	۱۳
۴۰	ابوبکر و عمر مجھ سے یوں ہیں جیسے.....!!	۱۴
۴۰	ابوبکر و عمر دین میں اس مرتبہ پر ہیں جیسے.....!!	۱۵
۴۰	ابوبکر میرے وزیر ہیں	۱۶
۴۱	ابوبکر میری امت کے بڑے رحم دل ہیں	۱۷
۴۱	ابوبکر و عمر اگلوں میں بہترین ہیں	۱۸

فہرست مشمولات

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۹	ابو بکر تمام لوگوں میں بہترین ہیں	۴۲
۲۰	ابو بکر میرے ساتھی و یارِ غار ہیں	۴۲
۲۱	ابو بکر و عمر مجھ سے یوں ہیں جیسا کہ میری آنکھیں	۴۲
۲۲	ابو بکر و عمر مجھ سے اس طرح ہیں جیسا کہ ہارون موسیٰ سے (علیہما السلام)	۴۲
۲۳	ابو بکر مجھ سے ہیں اور میں ان سے	۴۳
۲۴	ابو بکر و عمر آسمان وزمین والوں میں بہترین ہیں	۴۳
۲۵	ابو بکر اللہ تعالیٰ کی جانب سے آگ سے آزاد شدہ ہیں	۴۳
۲۶	ابو بکر میرے قائم مقام وزیر ہیں	۴۴
۲۷	ارے ابو بکر! آپ تو میری امت کے پہلے جنتی ہیں	۴۴
۲۸	ابو بکر آپ کے بعد آپ کی امت کے والی ہیں	۴۴
۲۹	آپ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) سے مشورہ لیں	۴۵
۳۰	کیا تو ایسے شخص سے آگے آگے چلتا ہے جو تجھ سے بہتر ہیں.....!!	۴۵
۳۱	مجھے ترازو کے پلڑے کے پاس لایا گیا.....	۴۶
۳۲	عورتوں میں سب سے محبوب عائشہ اور مردوں میں ان کے والد	۴۶
۳۳	میں اور ابو بکر و عمر قیامت میں ساتھ جمع ہوں گے	۴۷
۳۴	میں بروز قیامت ابو بکر و عمر کے درمیان جمع ہوں گا	۴۷
۳۵	(اے عائشہ) اپنے والد ابو بکر اور اپنے بھائی کو بلائیے	۴۷
۳۶	ان دونوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہیں: ابو بکر و عمر	۴۸

فہرست مضمونات

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۴۸	ابوبکر و عمر اللہ کی مضبوط رسی ہیں	۳۷
۴۸	اگر تم سے ہو سکے کہ مرجاؤ تو مرجانا.....!	۳۸
۴۸	مجھے حکم دیا گیا کہ خوابوں کی تعبیر ابوبکر سے معلوم کروں	۳۹
۴۹	اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ کو تمام جہاں پر فضیلت دی	۴۰
۴۹	اللہ تعالیٰ نے مجھے صحابہ میں سے چار سے (زیادہ) محبت کا حکم فرمایا	۴۱
۴۹	اللہ تعالیٰ نے چار وزیروں کے ذریعہ میری مدد فرمائی	۴۲
۵۰	ابوبکر اپنی صحبت و مال کے ذریعہ مجھ پر بڑا احسان کرنے والے ہیں	۴۳
۵۰	اللہ تعالیٰ نے ابوبکر <small>رضی اللہ عنہ</small> کو غلطیوں سے محفوظ رکھا ہے	۴۴
۵۱	میں اپنی امت سے ابوبکر و عمر سے محبت کی یوں امید رکھتا ہوں جیسے	۴۵
۵۱	ابوبکر خوابوں کی تاویل بیان کرتے ہیں	۴۶
۵۱	میری امت کے رحم دل ابوبکر ہیں	۴۷
۵۱	ہر نبی کے کچھ خاص صحابہ ہوتے ہیں	۴۸
۵۲	سب سے پہلے میرے لئے زمین کھلی گی	۴۹
۵۲	اے حسان! کیا آپ نے ابوبکر کی شان میں بھی شعر کہے ہیں!	۵۰
۵۳	بِشْرَيْنَ وَالْفِرَاقِ لِعَلِّ بْنِ	۵۱
۵۵	مقدمہ مؤلف	۵۲
۵۶	ابوبکر و عمر درمیانی عمروا لے جنتیوں کے سردار ہیں	۵۳
۵۶	عشرہ مبشرہ کا بیان	۵۴

فہرست مضمومات

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۵۵	ابوبکر و عمر مجھ سے یوں ہیں جیسے سر میں کان اور آنکھ	۵۷
۵۶	ابوبکر و عمر دین میں اس مرتبہ پر ہیں جیسے!!	۵۷
۵۷	ابوبکر میرے وزیر ہیں اور عمر میری زبان سے گویا!	۵۷
۵۸	ابوبکر و عمر مجھ سے ہیں	۵۷
۵۹	ابوبکر و عمر مجھ سے یوں ہیں جیسے ہارون موسیٰ سے (علیہما السلام)	۵۸
۶۰	ابوبکر و عمر آسمان اور زمین والوں میں بہترین ہیں	۵۸
۶۱	عمر بن خطاب جنتیوں کا چراغ ہیں	۵۸
۶۲	عمر مجھ سے ہیں اور میں عمر سے	۵۸
۶۳	اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرمادیا	۵۹
۶۴	اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ حق و باطل میں امتیاز فرمادیا	۵۹
۶۵	حضرت بلال ؓ کی روایت	۵۹
۶۶	اے اللہ! عمر کے سینے سے کینہ اور بیماری دور فرما	۶۰
۶۷	اس امت کے نبی کے بعد سب سے بہترین ابوبکر و عمر ہیں	۶۰
۶۸	میرے بعد میری امت میں ابوبکر و عمر بہترین ہیں	۶۰
۶۹	میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سونے کا محل تھا	۶۰
۷۰	میں نے کنویں سے ایک ڈول نکالا	۶۱
۷۱	گویا ایک ڈول آسمان سے اُترا	۶۲
۷۲	مجھے دودھ سے بھرا پیالہ دیا گیا	۶۲

فہرست مضمونات

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۶۲	مجھے کنجیاں اور ترازو دیئے گئے	۷۳
۶۳	اللہ عمر کی رضا پر راضی، اور عمر اللہ کی رضا پر راضی ہوئے	۷۴
۶۳	اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب کے ذریعہ معزز فرما	۷۵
۶۴	اے اللہ عمر کے ذریعہ اسلام کو شدت اور غلبہ عطا فرما	۷۶
۶۴	رسول اللہ ﷺ نے شب جمعہ دعا فرمائی	۷۷
۶۴	ہر امت میں ایک یا دو شخص ایسے ہوتے ہیں جنہیں الہام ہوتا ہے	۷۸
۶۴	اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے	۷۹
۶۵	اگر میرے بعد کوئی رسول ہوتا تو وہ عمر ہوتے	۸۰
۶۵	عمر کی رضا مندی کے مطابق احکام جاری ہوتے ہیں	۸۱
۶۵	اللہ ﷻ نے شبِ عرفہ اپنے فرشتوں کے ہاں اپنے بندوں پر نحر فرمایا	۸۲
۶۶	اے ابنِ خطاب! آپ جانتے ہیں میں کیوں مسکرایا.....!!	۸۳
۶۶	شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے آتے ہی منہ کے بل گر جاتا	۸۴
۶۶	میں ڈول کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس بکریاں آئیں	۸۵
۶۷	حضرت عمر رضی اللہ عنہ سفید قمیض زیب تن فرمائے ہوئے تھے	۸۶
۶۷	جب تک تم میں عمر ہیں تمہیں فتنہ نہ پہنچے گا	۸۷
۶۸	جس نے عمر سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا	۸۸
۶۸	یہ مرد (عمر) باطل کو پسند نہیں کرتے	۸۹
۶۸	یہ فتنوں کا سد باب کریں گے	۹۰

فہرست مضمولات

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۹۱	اگر تمہاری استطاعت ہو کہ مرجاؤ تو مرجانا	۶۹
۹۲	فضائل عمرؓ کے بیان کے لئے عمرؓ کو نوح علیہ السلام بھی کم ہے	۶۹
۹۳	خاتمہ	۷۰
۹۴	حضرت عمرؓ کو چار باتوں میں خصوصی فضیلت حاصل ہے	۷۰
۹۵	آج کے دن اسلام کمزور ہو گیا.....!	۷۱
۹۶	حضرت عمرؓ کا اسلام لے آنا فتح تھا اور آپ کی ہجرت مدد	۷۱
۹۷	بحسب رجال ونساء: الروض الانیق کی فہرست	۷۳
۹۸	بحسب رجال ونساء: الغرر کی فہرست	۷۵
۹۹	خاتمہ کتاب در تذکرہ خلیفہ ثالث و رابع رضی اللہ عنہما	۷۷
	امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفانؓ	۷۷
۱۰۰	امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و رضی عنہ	۸۴
۱۰۱	تخریج احادیث کے مآخذ و مراجع	۹۲

حدیث شریف

حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تمہارا اپنے بھائی کے لئے مسکرانا بھی صدقہ ہے، نیکی کی دعوت دینا بھی صدقہ ہے، بُرائی سے روکنا بھی صدقہ ہے، بھٹکے ہوئے کی راہ نمائی کرنا بھی صدقہ ہے، کمزور نگاہ والے کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے، راستے سے پتھر کا ٹاڈی کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے، اپنے ڈول (بترن) سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی صدقہ ہے۔
(سنن ترمذی: ۱۹۵۶)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حالیہ نمبر _____
تاریخ _____



مفتی نعیمیہ الرحمن

صدر تنظیم المدارس الاسلامیہ پاکستان
چیرمین مرکزی رویت ہلال کینی پاکستان
مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کراچی

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین
سیدنا و مولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

زیر نظر کتاب ”فضائل شہین رضی اللہ عنہما“ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو رسالوں
”الروض الانبیق فی فضل الصدیقؑ“ اور ”الغفر فی فضائل عمرؓ“ کا ترجمہ ہے، مترجم نے فقرات
و تحقیق بھی کی ہے، جو ایک گراں قدر کاوش ہے۔ میں اپنی مصروفیات کے باعث کتاب مکمل تو نہیں پڑھ سکا، البتہ
بعض مقامات دیکھے، ماشاء اللہ خوب ہے۔

وقت کی کمی کی وجہ سے صرف دعا پر اختصار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مترجم مولانا محمد فرحان قادری زید مجدہ
کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اسے مترجم، ان کے والدین اور اساتذہ کے حق میں باعث نجات
و شفاعت فرمائے اور اسے عام مسلمانوں کے لئے نافع اور فیض رساں بنائے۔

آمین یا رب العالمین! بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

﴿مفتی نعیمیہ الرحمن﴾

مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کراچی

صدر تنظیم المدارس (الہیست) پاکستان

چیرمین مرکزی رویت ہلال کینی پاکستان

8 اکتوبر 2006ء

دارالعلوم نعیمیہ
پلاک 15 فیڈرل ٹی اے کراچی
Ph : 92 21 6314508 Fax: 92 21 6376988
www.naeemia.com mufti@naeemia.com

رابطہ دفتر

تنظیم المدارس الاسلامیہ پاکستان
نصیب اسٹریٹ، علامہ اقبال روڈ، ٹرکی شاہ، لاہور
Ph: 042-6372499, Fax: 042-6372029

مرکزی دفتر

تقریظِ مبارک

(اُستاذِ محترم) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب مدظلہ

رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

زیر نظر کتاب امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ کے دور سالوں کا مجموعہ ہے جس کا اُردو ترجمہ مولانا محمد فرحان قادری زید علمہ نے کیا ہے اور بڑی محنت سے احادیثِ نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والثناء کی تخریج کی ہے اور شیخینِ کریمین رضی اللہ عنہما کے فضائل و مناقب تو امام سیوطی علیہ الرحمہ کے رسائل میں مذکور احادیثِ مبارکہ میں بیان ہوئے، موصوف نے تقدیم میں شیخین رضی اللہ عنہما کے اُنساب و حالات اور فرمودات کے معتمد و معتبر کتب کے حوالے سے ذکر کیا اور پھر کتبِ احادیث اور کتبِ تواریخ کے حوالے سے سیدنا عثمان غنی اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے حالات اور فضائل بھی تحریر کئے۔ یقیناً یہ موصوف کی گراں قدر کاوش ہے اور ان کے علمی ذوق کی بین دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم و عمل میں مزید ترقی عطا فرمائے۔

میں نے موصوف کے ترجمہ و تخریج اور تقدیم و خاتمہ کو مکمل پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی کاوش ہے۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے جان نثاروں کے صدقے مولانا محمد فرحان زید مجدہ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے ان کے والدین اور اساتذہ کے حق میں باعثِ نجات فرمائے اور اہل اسلام کے لئے نفع بخش بنائے۔

آمین بجاہد المرسلین ﷺ فقط

(مفتی) محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم الافتاء: جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی۔

پیش لفظ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
 اما بعد! زیر نظر کتاب ”فضائل شیخین رضی اللہ عنہما“ در اصل امام جلال
 الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ (متوفی ۹۱۱ھ) کے دو رسالوں الْرَّوَضُ الْأَنْبَقِيُّ فِي
 فَضْلِ الصِّدِّيقِ ۷ اور الْغُرَرُ فِي فَضَائِلِ عُمَرَ ۷ کا اردو ترجمہ مع تخریج احادیث
 ہے۔ تقدیم میں شیخین کریمین سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما کے مختصر حالات بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ساتھ ہی ساتھ مصنف
 کتاب امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کے مختصر حالات بھی رقم کئے ہیں۔

دونوں رسالوں کے تراجم کے ساتھ ہر صفحہ کے حاشیہ پر اردو میں احادیث
 کی تخریج بھی لکھی گئی ہے نیز ترجمہ کے بعد دونوں رسالوں کے اصل متن بھی شامل
 کتاب ہیں جن کے حاشیہ پر عربی تخریج موجود ہے۔ متن کے اختتام پر احادیث کی
 متون اور رجال کے اعتبار سے فہرست بھی شامل ہے۔

فہارس کے بعد خاتمہ کتاب میں خلیفہ ثالث حضرت سیدنا عثمان بن
 عفان اور خلیفہ رابع حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر
 حالات بھی ضمناً و تبرکاً ذکر کئے گئے ہیں۔

اور سب سے آخر میں اُن کتب کا ذکر کیا گیا ہے جن سے تخریج احادیث
 میں استفادہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

یہ ایڈیشن چونکہ ”جمعیت اشاعتِ اہلسنت“ کے مفت سلسلہ اشاعت سے نشر ہو رہا ہے، لہذا انہوں نے کتاب کا نام ”فضائلِ خلفائے راشدین“ منتخب کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں دُعا ہے کہ خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی خدمتِ اقدس میں جو نذرانہ پیش کر رہا ہوں، اسے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ و طفیل قبول فرمائے۔ اسے بالخصوص میرے، میرے والدین، میرے شیخِ طریقت قبلہ امیرِ اہلسنت اور میرے تمام اساتذہ و متعلقین، جمعیتِ اشاعتِ اہلسنت پاکستان، کے جمیع اراکین و معاونین اور بالعموم تمام مسلمانوں کے حق میں ذریعہ بخشش و نجات بنائے۔

آمین بجاہِ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد فرحان قادری عطاری عفی عنہ

دَارُ الْحَيَاءِ الْعُلُومِ

P.O. Box # 4949, Karachi-74000

Email: qadri26@cyber.net.pk

سعادۃ انتساب

..... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

..... کے خلفائے راشدین کے نام

..... کہ جن کے متعلق فرمانِ رسول ﷺ ہے:

..... عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي
(مشکل الآثار للطحاوی: ۹۹۸)

..... تم پر میری سنت لازم ہے

..... اور میرے بعد میرے رشد و ہدایت کے پیکر خلفاء کی سنت بھی

تقدیم

فصل اول

تذکرہ صدیق اکبر ﷺ

آپ کا اسم گرامی:

امیر المؤمنین، خلیفہ اول، افضل البشر بعد الانبیاء (علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام) کا نام نامی اسم گرامی عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمر و بن کعب ابن سعید بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئی قرشی تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ آپ کا نسب شریف سرکارِ نادر ﷺ سے مرہ بن کعب پر جا کر ملتا ہے۔ آپ کو ابو بکر بن ابی قحافہ بھی کہا جاتا ہے۔ ابو قحافہ آپ کے والد حضرت عثمان کی کنیت ہے۔ اور آپ کی والدہ کا نام اُمّ الخیر سلمیٰ بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تمیم بن مرہ ہے۔ اور یہ آپ کے والد ابو قحافہ کی پچازاد ہیں۔

فضیلتِ صدیق اکبر ﷺ:

آپ کے فضائل میں قرآن مجید کی آیات نازل ہوئی ہیں ان میں بر سبیل اختصار چار آیات نقل کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے:

(۱) وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

[النور: ۳۹/۳۳]

ترجمہ: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے انکی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں (کنز الایمان)

ان کی تصدیق کی، ”یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تمام مومنین“ (خزائن العرفان)
(۲) إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ

هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا الآية [التوبة: ۴۰/۹]

ترجمہ: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے انکی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لیجانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (کنز الایمان)

”مسئلہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے حسن بن فضل نے فرمایا جو شخص حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ نص قرآنی کا منکر ہو کر کافر ہوا“۔ (تفسیر خزائن العرفان)

(۳) هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى

النُّورِ ط الآية [الاحزاب: ۴۳/۳۳]

ترجمہ: وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اسکے فرشتے کہ تمہیں اندھیریوں سے اُجالے کی طرف نکالے (کنز الایمان)

”شان نزول: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت اِنْ

اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم جب آپ کو اللہ تعالیٰ کوئی فضل و شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مند و نگو بھی آپکے طفیل میں نوازتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی“ (تفسیر خزائن العرفان)۔

(۴) وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ﴿١٨﴾ [الليل: ۱۸/۹۲]

ترجمہ: اور بہت اس (آگ) سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ سقرا ہو (کنز الایمان)

”شانِ نزول: جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا انپر کوئی احسان ہوگا جو انہوں نے اتنی گراں قیمت دیکر خریدا اور آزاد کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرمادیا گیا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال وغیرہ کا کوئی احسان ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ نے بہت سے لوگوں کو انکے اسلام کے سبب خرید کر آزاد کیا۔“ (تفسیر خزائن العرفان)

آپ کے مناقب میں احادیث مبارکہ:

(۱) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ تو ابو بکر ؓ نے عرض کی، میں نے، پھر فرمایا، آج تم میں سے کس نے کسی جنازہ میں شرکت کی؟ تو ابو بکر ؓ نے عرض کی، میں نے، فرمایا، آج تم میں سے کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابو بکر ؓ نے عرض کی، میں نے، فرمایا، تم میں سے کس نے کسی مریض کی عیادت کی؟ ابو بکر ؓ نے عرض کی، میں نے، تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس کسی میں یہ خصلتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب من جمع الصدقة وأعمال البر: ۱۰۲۸)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے کبھی کسی کے مال نے وہ نفع نہ پہنچایا جو ابوبکر کے مال نے پہنچایا۔ (سنن الترمذی، کتاب

المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب مناقب أبی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ: ۳۵۹۴)

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین حراء پر تھے کہ ایک چٹان ملی، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور شہید ہیں۔ (صحیح مسلم: ۲۴۱۷)

آپ کی ازواج:

زمانہ جاہلیت میں آپ ﷺ نے قتیلہ بنت سعد سے شادی کی جن سے حضرت عبد اللہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ طائف کے روز نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور ان کا وصال ان کے والد ماجد کے دور خلافت میں ہوا۔ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اسلام کی بہادر عورتوں سے ہیں آپ کا نکاح حضور ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے فرزند حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے مکہ مکرمہ میں ہوا پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں طلاق دے دی اور آپ اپنے فرزند حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہنے لگیں پھر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ مکہ میں شہید کر دیئے گئے۔ آپ نے سو سالہ زندگی گزاری یہاں تک کہ آپ کی پیمائی جاتی رہی بعد ازاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہو گیا۔

زمانہ جاہلیت میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ام رومان سے بھی شادی کی، جن سے حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا

ہوئے۔ حضرت ام رومان ؓ ہجرت کے چھٹے سال سرکار علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ظاہری حیات طیبہ ہی میں وصال کر گئیں نبی کریم ؐ آپ رضی اللہ عنہا کی قبر پر تشریف بھی لائے اور آپ کے لئے استغفار کی۔ حضرت عبدالرحمن ؓ کا مکہ مکرمہ سے تقریباً دس میل دور حبش کے مقام پر سن ۵۳ھ میں وصال ہوا پھر آپ کو مکہ مکرمہ لا کر دفن کیا گیا۔

زمانہ اسلام میں حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، جو کہ آپ سے قبل حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ کے نکاح میں تھیں جب حضرت جعفر شہید ہو گئے تو ان سے صدیق اکبر ؓ نے نکاح فرمایا۔ ان سے حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے جن کی کنیت ابو القاسم تھی۔ صدیق اکبر ؓ کے وصال کے بعد حضرت علی بن ابی طالب ؓ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور ان کے ہاں حضرت یحییٰ پیدا ہوئے۔

یوں ہی زمانہ اسلام میں صدیق اکبر ؓ نے حبیبہ بنت خارجه بن زید بن ابی زہیر خزرجی رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا جن سے ایک بچی پیدا ہوئی جن کا نام ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ام کلثوم رکھا۔ ان کا نکاح طلحہ بن عبید سے ہوا اور ان کے ہاں زکریا اور عائشہ پیدا ہوئے پھر حضرت طلحہ کی شہادت کے بعد ام کلثوم حضرت عبدالرحمن بن عبید بن ابی ربیعہ مخزومی کے نکاح میں آئیں۔

آپ کے چند خصائص:

☆ اسلام کے پہلے خلیفہ

☆ پہلے شخص جس نے قرآن مجید کو جمع فرمایا (پہلے جامع قرآن)

- ☆ پہلے شخص جس نے مصحف قرآن کو مصحف کا نام دیا۔
- ☆ آپ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے ظاہری زمانہ میں بھی لوگوں کو دینی مسائل میں فتویٰ دیتے۔

آپ کا وصال:

آپ ﷺ پیر کے روز ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ بمطابق ۲۳ اگست ۶۳۳ء، ۶۳ برس کی عمر میں واصل بحق ہوئے۔ ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾

آپ کے چند زریں فرمودات:

- ☆ موت پر حریص ہو جاؤ، تمہیں زندگی دی جائے گی۔
- ☆ چار قسم کے بندے اللہ کے پسندیدہ ہیں، جو توبہ کرنے والے سے خوش ہوں، گناہگار کے لئے استغفار کریں، پیٹھ پیچھے دُعا کریں اور محسن کی مدد کریں۔
- ☆ اپنی اصلاح کر، لوگ (خود بخود) تیرے مصلح ہو جائیں گے۔
- ☆ سب سے بڑی سمجھداری پرہیزگاری ہے، اور سب سے بڑھ کر حماقت فجور (گناہ) ہیں، سب سے بڑا سچ امانت اور سب سے بڑا جھوٹ خیانت ہے۔
- ☆ میرے نزدیک تم میں سب سے طاقتور کمزور ہے جب تک کہ میں اس کا حق حاصل نہ کر لوں، اور میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ کمزور طاقتور ہے جب تک کہ میں اس سے حق وصول نہ کر لوں۔
- ☆ بے شک اللہ کا وعدہ اور وعید ملے ہوئے ہیں تاکہ مرغوب مرہوب بھی رہے۔
- ☆ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے باطن دیکھتا ہے تمہارے ظاہر نہیں دیکھتا۔
- ☆ جب بندہ کو دنیا کی زینت سے کوئی چیز متعجب کرے تو جب تک بندہ اس کو خود سے دور نہ کر لے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض رہتا ہے۔

☆ بے شک تجھ پر اللہ کے ہاں سے آنکھیں ہیں جو تجھے دیکھ رہی ہیں۔

☆ زیادہ کلام، (سننے والے کو) زیادہ یاد نہیں رہتا۔

☆ جو قوم عورتوں کے مشوروں پر اعتماد کریں ذلیل ہو جاتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم فرماتا ہے جو اپنے بھائی کی از خود مدد کرے۔

☆ ایسی بھلائی میں کوئی بھلائی نہیں جس کے بعد جہنم ہے، اور ایسے شر میں کوئی شر نہیں جس کے بعد جنت ہے۔

☆ کاش میں درخت ہوتا جسے کھالیا جاتا یا کاٹ ڈالا جاتا۔

☆ صبر کے ساتھ مصیبت نہیں۔

☆ نیکی کے کاموں میں تاخیر نہ کرو کیونکہ موت تمہاری گھات میں لگی ہوئی ہے۔

☆ اپنے ان دوستوں پر غور کرو جنہیں موت کھا گئی۔

☆ مسلمانوں کو ہر تکلیف، پریشانی حتیٰ کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جانے پر بھی اجر ملتا ہے

☆ دوڑو دوڑو اور عمل صالح کے لئے جلدی کرو۔

☆ خلاف شرع کام کرنے کے عوض ہر گز ہر گز جنت نہیں مل سکتی۔

☆ وہ خوبصورت اور دلربا چہرے والے کہاں ہیں جن کی جوانی دیکھ کر لوگ رشک کرتے تھے

☆ مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ قبولیت اور اس کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں۔

☆ میری خواہش تو یہ ہے کہ میں مسلمان کے سینہ کا بال بن جاتا۔

☆ وہ شخص کس طرح تکبر کر سکتا ہے جو مٹی سے بنا ہو، مٹی میں ملنے والا ہو اور

میں کیڑے مکوڑے کی غذا بننے والا ہو۔

فصل دوم

تذکرہ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم گرامی:

امیر المؤمنین، خلیفہ ثانی کا نام نامی اسم گرامی عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح ابن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کی کنیت ”ابو حفص“ ہے۔

(از مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مؤلفہ ابن جوزی، ناقلاً عن طبقات ابن سعد)

آپ کے دل میں اسلام کی محبت کیسے اجاگر ہوئی:

علامہ ابن جوزی نقل فرماتے ہیں کہ حضرت شریح بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضوان اللہ علیہ نے فرمایا، اسلام قبول کرنے سے قبل میں رسول اللہ ﷺ کے تعاقب میں نکلا میں نے انہیں پہلے سے مسجد میں پایا تو میں آپ کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ آپ نے سورہ الحاقہ کی تلاوت فرمانا شروع کی، مجھے قرآن کی تالیف سے بہت تعجب ہوا، میں نے گمان کیا کہ (معاذ اللہ) شاید یہ شاعر ہیں جیسا کہ قریش بھی کہتے ہیں، تو آپ نے تلاوت فرمائی، ﴿إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ط قَلِيلًا مَّا تُوْمِنُونَ ﴿۱﴾ [الحاقہ: ۶۹/۴۰، ۴۱] (ترجمہ: بیشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول سے باتیں ہیں اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں کتنا کم یقین رکھتے ہو (کنز الایمان)) حضرت عمر فرماتے ہیں پھر میں نے سوچا کہ یہ کاہن ہیں، تو آپ ﷺ نے تلاوت فرمائی، ﴿وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ط قَلِيلًا مَّا

تَذَكَّرُونَ ﴿١٧﴾ تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ
الْأَقَاوِيلِ ﴿١٩﴾ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿٢١﴾ فَمَا
مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿٢٢﴾ (ترجمہ: اور نہ کسی کا ہن کی بات کتنا کم
دھیان کرتے ہو اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اگر وہ ہم پر ایک
بات بھی بنا کر کہتے ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے پھر ان کی رگِ دل کاٹ دیتے
پھر تم میں کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا (کنز الایمان)) سورت کے آخر تک تلاوت
فرمائی، حضرت عمرؓ فرماتے ہیں، پھر اسلام میرے دل میں گھر کر گیا۔

سبب قبول اسلام:

علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ سیدنا فاروقِ اعظمؓ کے اسلام قبول
کرنے کے سبب میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس ضمن میں چار اقوال ملتے ہیں۔
جن میں پہلا قول سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے، فرماتے
ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ کس وجہ سے آپ کا نام فاروق پڑا؟ تو
آپؓ نے جواباً فرمایا کہ حضرت حمزہؓ نے مجھ سے تین روز قبل اسلام قبول کیا۔
پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو اسلام کے لئے کھول دیا پس میں نے پڑھا، اَللّٰهُ لَا
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی پھر مجھے رسول اللہؐ کی ذات سے بڑھ کر
روئے زمین پر کوئی محبوب نہ رہا۔ میں نے پوچھا رسول اللہؐ کہاں ہیں؟ تو میری
ہمشیرہ نے فرمایا کہ آپؐ اس وقت کوہِ صفاء کے پاس حضرت ارقم بن ابی ارقمؓ
کے گھر میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں، میں اس گھر کی جانب گیا
جبکہ گھر میں حضرت حمزہؓ چند صحابہ کے ہمراہ بیٹھے تھے اور رسول اللہؐ (اندرونی)

کمرے میں تشریف فرما تھے۔ میں نے دروازہ کو دستک دی، تو لوگ جمع ہو گئے، حضرت حمزہ ؓ نے ان سے فرمایا، کیا ہو گیا تم لوگوں کو؟ (تو حیرت سے) کہنے لگے، عمر بن خطاب!! اسی دوران رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور میرے دامن کو پکڑا، میں اپنے گھٹنوں کے بل گرے بغیر نہ رہ سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے عمر گمراہی اور فساد سے باز آؤ! حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے پڑھا، ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں، اس پر تمام گھر والوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا جسے اہل مسجد نے بھی سنا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر نہیں، چاہے مریں یا جئیں!!؟ فرمایا، بے شک قسم اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم حق پر ہی ہو چاہے موت آئے یا زندہ رہو۔ حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، تو پھر خوف کیسا؟ (کیونکہ حضرت عمر ؓ کے قبولِ اسلام سے قبل مسلمان بھجپ کر نمازیں پڑھا کرتے تھے) قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا آپ ضرور باہر تشریف لائیں گے اور پھر ہم آپ کو دو صفوں میں باہر لائے، ایک میں حضرت حمزہ ؓ اور دوسری میں، میں (یعنی حضرت عمر ؓ) تھا، ہم نے آپ کو چکی سے اڑنے والی دھول کی مثل گھیرا ہوا تھا، یہاں تک کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے۔ حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ قریش میری اور حضرت حمزہ ؓ کی جانب دیکھنے لگے اور ایسے شکستہ دل ہوئے کہ جیسے کبھی نہ ہوئے تھے۔ پس اسی دن سے میرا نام رسول اللہ ﷺ نے ”فاروق“ (یعنی حق و باطل میں خوب فرق و امتیاز کرنے والے) رکھ دیا۔

دوسرا قول حضرت اُسامہ بن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے

مروی ہے، وہ اپنے والد (زید بن اسلم) اور ان کے والد ان کے دادا (اسلم) سے روایت

کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، حضرت عمر بن خطابؓ نے ہم سے فرمایا، کیا آپ لوگ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو اپنے اسلام لانے کے متعلق بتاؤں؟ ہم نے عرض کی، جی ضرور۔ فرمایا میں کوہ صفاء کے پاس ایک گھر میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ کے سامنے آکر بیٹھ گیا آپ نے میرا دامن پکڑا اور فرمایا، اسلام لے آ اے ابن خطاب!!..... حضرت عمرؓ نے فرمایا، تو میں نے پڑھا، ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ“ (ﷺ) فرماتے ہیں، پس مسلمانوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا جسے مکہ کی گلیوں میں بھی سنا گیا (از طبقات ابن سعد)۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مسلمان اس وقت خوف زدہ رہتے تھے جب کوئی شخص اسلام لاتا اور لوگوں میں جاتا تو وہ اسے مارتے اور وہ انہیں مارتا۔ پس میں (بعد از اسلام) اپنے (کافر) ماموں کے پاس آیا اور اسے اپنے اسلام لانے کا بتایا تو اس نے اپنے گھر میں جا کر دروازہ بند کر دیا۔ فرمایا، پھر میں قریش کے ایک اور بڑے شخص کے پاس گیا اور اپنے اسلام لانے کا بتایا تو وہ بھی اپنے گھر میں جا گھسا۔ تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ کیا بات ہے کہ لوگ (اسلام لانے پر) پیٹے جاتے ہیں جبکہ مجھے کوئی نہیں مارتا!! تو ایک شخص نے کہا کیا آپ چاہتے ہیں کہ اپنے اسلام کے متعلق بتائیں؟ تو میں نے کہا، ہاں! اس نے کہا کہ جب لوگ پتھر کے پاس بیٹھے ہوں تو فلاں کے پاس آنا اور اس سے کہنا کہ میں اپنا دین چھوڑ چکا ہوں بہت کم امکان ہے کہ وہ اس راز کو چھپائے۔ تو میں اس کے پاس گیا اور کہا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنا (باطل) دین چھوڑ چکا ہوں؟ تو اس نے اونچی آواز سے پکارا کہ ابن خطاب اپنا دین چھوڑ چکا ہے۔ پس وہ مجھے مارنے لگے اور میں انہیں مارنے لگا تو میرے ماموں نے کہا، اے

لوگو! میں اپنے بھانجے کو اپنی پناہ میں لے چکا ہوں پس اسے کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ تو وہ مجھ سے دور ہو گئے حالانکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ دیگر مسلمانوں کو زد و کوب کرتے رہیں اور میں دیکھتا رہوں بالآخر میں اپنے ماموں کے پاس گیا اور کہا، میں آپ کی پناہ آپ کو رد کرتا ہوں، کہنے لگا، ایسا مت کرو، میں نے انکار کر دیا، تو وہ کہنے لگا، تم کیا چاہتے ہو، فرمایا، (میں چاہتا ہوں کہ) اسلام کی سر بلندی تک میں پٹنارہوں اور مارتا رہوں۔

تیسرا قول حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرے اسلام لانے کا واقعہ یوں ہے کہ ایک سردرات جب میری ہمشیرہ کو الم ولادت محسوس ہوا تو میں گھر سے نکلا اور غلاف کعبہ کے پیچھے جا کر چھپ گیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور رضائے الہی سے کچھ نماز ادا فرمائی اور واپس تشریف لے جانے لگے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے کچھ ایسی چیز سنی جو اس سے قبل نہ سنی تھی، پس میں غلاف اقدس سے باہر نکلا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیا۔ سرور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون ہے؟ میں نے عرض کی، عمر۔ فرمایا، اے عمر تم شب و روز میرے تعاقب سے باز نہ آؤ گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پس مجھے خوف ہوا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے خلاف دعائے فرمادیں، میں نے (نورا) پڑھا، ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ“ (ﷺ) فرمایا، اے عمر، اسے (یعنی اپنے اسلام لانے کو) صیغہ راز میں رکھیے۔ میں نے عرض کی، (یا رسول اللہ!!) قسم ہے اس ذات مقدس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اپنے اسلام کا بھی یوں ہی (برلا) اظہار کروں گا جیسے شرک کا کیا کرتا تھا۔

چوتھا قول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت عمر

ﷺ تلوار اٹھائے نکلے، تو ان سے قبیلہ بنی زہرہ کے ایک شخص نے پوچھا، اے عمر کہاں کا ارادہ ہے؟! کہا، میں محمد (ﷺ) کو (معاذ اللہ!) قتل کرنا چاہتا ہوں۔ وہ شخص کہنے لگا، لیکن اگر تم نے ایسا کیا تو قبیلہ بنی ہاشم و بنی زہرہ سے کیسے خود کو بچا لو گے؟ حضرت عمرؓ نے اس سے کہا، مجھے لگتا ہے کہ تم بھی اپنا دین چھوڑ چکے ہو!! وہ شخص کہنے لگا، اے عمر! کیا میں تمہیں اس سے زیادہ عجیب بات نہ بتاؤں کہ تمہاری بہن اور بہنوئی بھی تمہارے دین کو چھوڑ چکے ہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ اُلٹے قدموں لوٹے اور ان کے پاس پہنچے جبکہ ان کے پاس ایک مہاجر صحابی بھی موجود تھے جنہیں جناب کہا جاتا، جناب نے جب حضرت عمرؓ کی آہٹ پائی تو گھر میں کہیں چھپ گئے۔ حضرت عمرؓ ان دونوں (بہن و بہنوئی) کے پاس آئے اور کہا، یہ سرگوشی کیسی تھی جو میں نے تمہارے پاس سے سنی؟، حالانکہ وہ لوگ سورہ طہ کی تلاوت کر رہے تھے، مگر انہوں نے کہا ہم تو باہم کچھ (حق) باتیں کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا، لگتا ہے تم دونوں اپنا دین چھوڑ چکے ہو؟ تو ان کے بہنوئی نے کہا، اے عمر، کیا تمہیں معلوم ہے کہ حق تو تمہارے دین کے علاوہ ہی (حاصل ہو سکتا) ہے؟ تو حضرت عمرؓ اُن پر چڑھ گئے اور خوب زد و کوب کیا ان کی بہن نے انہیں اپنے شوہر سے دور کرنے کی کوشش بھی کی مگر آپ ﷺ نے اپنی بہن کے رخسار پر طمانچہ رسید کر دیا جس کے سبب آپ رضی اللہ عنہا کے چہرہ پر خون جاری ہو گیا اور غضبناک ہو کر فرمانے لگیں، اے عمر!! حق تمہارے دین کے علاوہ ہی ہے، ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ“ (ﷺ)، پھر جب حضرت عمرؓ مایوس ہو گئے تو کہا، مجھے وہ کتاب (قرآن) دو جو تمہارے پاس ہے!! میں بھی تو پڑھوں۔ کیونکہ

حضرت عمرؓ کتابیں پڑھا کرتے تھے۔ تو آپ کی ہمشیرہ نے فرمایا، تم ناپاک ہو، اور اسے (یعنی قرآن کو) نہ چھوئیں مگر با وضو، کھڑے ہو غسل کرو یا وضو کرو، تو حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور وضو کیا پھر قرآن مجید اٹھایا اور سورہ طہ ﴿اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۚ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ﴾ [طہ: ۲۰/۱۴] (ترجمہ: بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ (کنز الایمان)) پڑھتے ہی حضرت عمرؓ نے کہا، مجھے محمد (ﷺ) کا پتہ بتاؤ۔ جب خواب نے ان کو یہ کہتے سنا تو واپس کمرے سے باہر آگئے اور کہنے لگے، مبارک ہواے عمر! مجھے گمان ہے کہ جمعرات کو جو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام کے ذریعہ اور وسیلے سے عزت عطا فرما، وہ تمہارے حق میں قبول ہو گئی ہے۔ اور کہنے لگے، (اس وقت) رسول اللہ ﷺ اس گھر میں ہیں جو کوہ صفاء پر ہے تو حضرت عمرؓ چل دیئے یہاں تک کہ اس گھر تک پہنچے، دروازے پر حضرت حمزہ اور طلحہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ لوگ حضرت عمرؓ کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے۔ جب حضرت حمزہؓ نے انہیں دیکھا تو فرمایا، اگر اللہ نے عمر سے بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے تو یہ اسلام لے آئیں گے اور نبی کریم ﷺ کی پیروی کر لیں گے، اور اگر اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی منشاء ہوگی تو ان کا قتل ہم پر آسان ہوگا۔ جبکہ نبی کریم ﷺ اندر تشریف فرما تھے اور آپ کو وحی فرمادی گئی تھی۔ لہذا آپ ﷺ باہر تشریف لے آئے اور حضرت عمرؓ کے قریب تشریف لائے آپ کے دامن و تلوار کو تھاما اور فرمایا، اپنی گمراہی و فساد سے باز آ جاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں مغیرہ بن مغیرہ کی طرح رسوا ہونے سے بچالے، اور دعا فرمائی،

اے اللہ! عمر بن خطاب کو ہدایت عطا فرما، اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب کے ذریعہ
اور ویسے سے عزت عطا فرما، پس حضرت عمر ؓ نے پڑھا، ”أَشْهَدُ أَنْكَ رَسُولُ
اللَّهِ“۔ اور عرض کی، یا رسول اللہ! (اس خوف کے چنگل سے) باہر تشریف لے آئیے۔
آپ کی رائے کی موافقت میں آیات کا نزول:

حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے فرمایا، میں (اپنی رائے
میں) تین باتوں میں اپنے رب ﷻ کے موافق ہوا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ!
اگر ہم مقام ابراہیم (الاعظم) کو مُصَلًّى بنالیں؟! تو یہ آیت نازل ہوئی:
﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: ۱۲۵/۲] (ترجمہ: اور ابراہیم
کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ (کنز الایمان)) اور میں نے عرض کی،
یا رسول اللہ! آپ کی ازواج مطہرات کی خدمت میں ہر نیک و فاجر حاضر ہوتے ہیں،
اگر آپ انہیں پردے کا حکم صادر فرمائیں تو!! تو آیت حجاب نازل ہوئی۔ اور
تیسری موافقت یہ کہ رسول اللہ ﷺ پر غیرت کرنے میں آپ کی ازواج میں اختلاف
ہوا تو میں نے ان سے کہا: ﴿عَسَى رَبُّهُ أَنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَرْوَاجًا خَيْرًا
مِّنْكُنَّ﴾ [الایة: التحريم: ۵/۶۶] (ترجمہ: ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق
دیدیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے (کنز الایمان)) تو یوں ہی آیت نازل ہوئی۔
فضیلت فاروق اعظم ؓ از قرآن مجید:



☆ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
[الانفال: ۶۳/۸] (ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں
کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے (کنز الایمان))

”شانِ نزول: سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازل ہوئی“ الخ (تفسیر خزائن العرفان)

آپ کے مناقب میں چند احادیث مبارکہ:

(۱) حضرت ابوسعید خدری ؓ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں نے خواب میں کچھ لوگوں کو دیکھا جو مجھ پر پیش کئے گئے، اُن پر قیصیں تھیں، ان میں کسی کی قیص سینہ تک تھی اور کسی کی اس سے بھی کم مگر جب مجھ پر عمر پیش کئے گئے تو آپ پر ایسی (بڑی) قیص تھی جسے آپ کھینچ رہے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے اس (قیص) سے کیا تاویل فرمائی؟ فرمایا، دین۔

(صحیح البخاری، کتاب (۶۲) فضائل أصحاب النبی ﷺ، الحدیث: ۳۶۹۱)

(۲) علامہ ابن جوزی نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا، بروز قیامت اسلام آئے گا اور تمام لوگوں سے مصافحہ کرے گا جب حضرت عمر ؓ کے پاس آئے گا تو آپ کا دستِ اقدسِ تھام کر وسطِ آسمان تک لے جائے گا اور عرض کرے گا اے میرے رب! میں خونِ واپائت کا شکار تھا تو اس شخص نے مجھے غالب کیا پس تُو اسے کافی ہو جا۔ تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے فرشتے آئیں گے اور آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو جنت میں لے جائیں گے حالانکہ (عام) لوگ ابھی (اپنے اعمال کے) حساب میں پھنسے ہوں گے۔

(مناقب عمر بن الخطاب ؓ مؤلفہ العلامة ابن جوزی، الباب الحادی عشر فی ظہور الإسلام بإسلامه)

(۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آسمان میں کوئی فرشتہ ایسا نہیں جو عمر کی توقیر نہ کرتا ہو اور زمین پر کوئی ایسا شیطان نہیں جو عمر سے نہ بھاگتا ہو۔

(تاریخ ابن عساکر، حدیث: ۹۵۱۳)

(۴) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کے آخری مرض میں عرض کی گئی، آپ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کیوں مقرر فرمایا؟ فرمایا، میں عرض کروں گا، میں نے ان پر ان میں سب سے بہترین شخص کو مقرر کیا۔

(طبقات ابن سعد، ذکر اختلاف عمر رضی اللہ عنہ، ۲/۳۷۴)

آپ کی شہادت:

آپ کو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولؤلؤہ فیرز نے دورانِ نماز ۲۳ ذی الحجہ ۲۳ھ بمطابق ۳ نومبر ۶۳۴ء کو نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾۔

آپ کے چند زریں فرمودات:

- ☆ میں اللہ کی بارگاہ میں کمزور امانت دار اور طاقتور خائن کا شکوہ پیش کرتا ہوں۔
- ☆ اغنیاء کے پاس جانا، فقراء کے لئے فتنہ ہے۔
- ☆ لوگوں میں خوش اخلاقی کے ذریعہ گھل مل جاؤ اور اعمال کے ذریعہ ممتاز ہو جاؤ۔

- ☆ تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں، کجخوئی، شہوت پرستی اور خود پسندی۔
- ☆ شراب لالچ سے زیادہ لوگوں کی عقل پر غالب نہیں آتی۔

- ☆ جو زیادہ ہنستا ہے اس سے خوف (خدا) کم ہو جاتا ہے۔
 - ☆ بے شک لوگ اس وقت تک استقامت والے نہیں ہو سکتے جب تک ان کے ائمہ و رہنما صاحب استقامت نہ ہو جائیں۔
 - ☆ رعایہ امام کی جانب امانت ہیں جو اس نے اللہ کو ادا کرنی ہے، پس جب امام آسودہ ہوگا تو رعایہ بھی آسودہ ہوگی۔
 - ☆ میرے نزدیک سب سے محبوب شخص وہ ہے جو مجھے میرے عیب بتائے۔
 - ☆ اے گروہ قراء! رزق تلاش کرو اور لوگوں کے در پر نہ جاؤ۔
 - ☆ بھائیوں سے ملنا غموں کو دور کرتا ہے۔
 - ☆ جو اپنے راز کو پوشیدہ رکھے، اختیار اسی کے ہاتھ رہتا ہے۔
 - ☆ بہانہ کرنے والوں سے بچو، کہ ان میں اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔
 - ☆ کاش میں ایک تنکا ہوتا یا کاش میں کچھ بھی نہ ہوتا اور میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔
- حضرات شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مندرجہ بالا مناقب اس ناچیز نے تبرکاً مختصر طور پر پیش کئے ہیں ورنہ حقیقت تو یہ ہے معصوم فرشتوں کے سردار جبریل امین علیہ السلام نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرنے کے لئے حضرت نوح علیہ السلام کی ظاہری عمر (یعنی، ساڑھے نو سو برس) بھی ناکافی ہے اور حضرت عمر تو صدیق اکبر (رضی اللہ عنہما) کی نیکیوں سے ایک نیکی ہیں۔ ہاں البتہ مزید تفصیل کے لئے مصنف (امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ) کی تاریخ الخلفاء کا مطالعہ ان شاء اللہ قارئین کرام کے تسکینِ قلوب کا سبب ہو سکتا ہے۔
- مترجم غفرلہ

فصل سوم

کچھ مؤلف (امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ)

کے بارے میں

آپ کا اسم گرامی:

عبدالرحمن بن کمال ابو بکر بن محمد بن سابق الدین بن فخر عثمان بن ناظر الدین محمد بن سیف الدین خضر بن نجم الدین ابوالصلاح ایوب بن ناصر الدین محمد بن شیخ ہمام الدین ہمام خضری سیوطی۔

آپ کی ولادت کے ایک ہفتہ بعد آپ کے والد نے آپ کا نام عبدالرحمن اور لقب جلال الدین رکھا۔

آپ جب اپنے شیخ قاضی القضاۃ عزالدین احمد بن ابراہیم کنانی کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ سے آپ کی کنیت پوچھی تو امام جلال الدین سیوطی نے عرض کی میری کوئی کنیت نہیں تو فرمایا، ابوالفضل۔

آپ کی پیدائش:

امام جلال الدین سیوطی نے فرمایا کہ میں اتوار کی شام بعد مغرب رجب ۸۴۹ھ میں پیدا ہوا۔ اور مجھے شیخ محمد مجذوب جو کہ بہت بڑے ولی تھے، کے پاس لے جایا گیا تو انہوں نے میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔

یوں ہی امام صاحب نے فرمایا کہ میری تعلیمی مرحلے کی ابتدا یتیمی کی حالت میں ہوئی پھر میں نے قرآن مجید حفظ کیا، پھر (ابن دقیق عید کی) شرح عمدۃ

الاحکام، (امام نووی کی) منہاج، (علامہ بیضاوی کی) منہاج الوصول الی علم الاصول اور الفیہ بن مالک حفظ کیں۔ آپ کے والد کا وصال شبِ پیر، ۵ صفر ۸۵۵ھ کو ہوا۔
آپ کے علمی سفر:

امام جلال الدین سیوطی نے جن جگہوں پر علمی سفر اختیار فرمائے ان میں شام، حجاز، یمن، ہند، مغرب اور سوڈان کے شہر شامل ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ جب میں نے حج کیا تو آب زم زم پیتے وقت جو دعائیں یا آرزوئیں تھیں ان میں سے یہ بھی تھیں کہ میں فقہ میں شیخ سراج الدین بلقینی اور حدیث میں حافظ ابن حجر عسقلانی کے مرتبہ کو پہنچ جاؤں۔
آپ کا علمی مقام:

امام صاحب نے خود فرمایا کہ مجھے سات علوم میں عبور عطا فرمایا گیا، تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان، اہل عرب و بلغاء کے طرز پر نہ کہ عجمی اور فلاسفہ کے طرز پر۔ مزید فرمایا کہ میں ابتدائے تعلم کے زمانے میں منطق میں کچھ پڑھا کرتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اس کی کراہت راسخ فرمادی، اور میں نے سنا کہ ابن الصلاح نے اس کے حرام ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا ہے تو اس وجہ سے پھر میں نے اسے چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے مجھے علم حدیث عطا فرمایا جو کہ اشرف العلوم ہے۔

آپ کا زہد و مرتبہ:

جب آپ چالیس برس کی عمر کو پہنچے تو گوشہ نشینی اختیار فرمائی اور عبادت کی غرض سے درویشانہ زندگی بسر کرنے لگے دنیا اور اہل دنیا کو یوں چھوڑ دیا کہ گویا کسی کو جانتے ہی نہ تھے۔ پھر اپنی تالیفات و تحریرات میں مصروف ہو گئے، تدْرِیس و افتاء بھی

ترک فرمادیا جس کا عذر آپ نے اپنی تالیف ”التنفیس“ میں پیش فرمایا۔ امراء و اغنیاء آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے آپ کو مال و زر پیش کرتے مگر آپ انہیں لوٹا دیتے۔ کبھی حاکم کے در پر نہ جاتے حالانکہ حاکم زمانہ نے بارہا آپ کو طلب کیا مگر نہ گئے۔ امام صاحب فرماتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ جلوہ افروز ہیں تو میں نے ان سے ایک کتاب کا تذکرہ کیا اور حدیثیں جمع کرتا گیا، اور وہ کتاب ”جمع الجوامع“ ہے۔ میں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی، کیا میں آپ کی خدمت اقدس میں کچھ حدیثیں سنا سکتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا، پڑھو اے شیخ الحدیث!۔ امام صاحب فرماتے ہیں، میرے نزدیک یہ بشارت دنیا و مافیہا سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔

آپ کی چند مؤلفات:

☆ الإتيان في علوم القرآن

☆ الدر المنثور في التفسير المأمور

☆ لباب النقول في أسباب النزول

☆ مفحمت الأقراں في مبهمات القرآن

☆ الإكليل في استنباط التنزيل

☆ تكملة تفسير الشيخ جلال الدين المحلي (تفسير الجلالين)

☆ حاشية على تفسير البضاوي

☆ تناسق الدرر في تناسب السور

☆ شرح الشاطبية

- ☆ الألفية في القراءات العشر
- ☆ شرح ابن ماجه
- ☆ تدريب الراوي في شرح تقريب النوي
- ☆ إسعاف المبطل برجال المؤطا
- ☆ اللآلئ المصنوعة في الأحاديث الموضوعة
- ☆ النكت البديعات على الموضوعات
- ☆ شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور
- ☆ تبييض الصحيفة في مناقب الإمام أبي حنيفة ؓ
- ☆ البدور السافرة عن أمور الآخرة
- ☆ الطب النبوي
- ☆ الرياض الأنيفة في شرح أسماء خير الخليقة (ؓ)
- ☆ الروض الأنيق في فضل الصديق ؓ (جو کہ بحمد اللہ آپ کے ہاتھوں میں ہے)
- ☆ الغرر في فضائل عمر ؓ (جو کہ بحمد اللہ آپ کے ہاتھوں میں ہے)
- ☆ الأشباه والنظائر
- ☆ جمع الجوامع
- ☆ الخصائص الكبرى
- ☆ ترجمة النووي
- ☆ ديوان عشر
- ☆ شرح بانث سعاد

☆ تحفة الظرفاء بأسماء الخلفاء

☆ الحاوي للفتاوی

☆ الأحادیث الحسان فی فضل الطیلسان

☆ طبقات الحفاظ

☆ تاریخ آسیوط

☆ تاریخ الخلفاء وغیرها

آپ کا وصال:

آپ نے ۶۱ برس، ۱۰ ماہ اور ۱۸ دن کی عمر میں، جمعۃ المبارک کی صبح ۹ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ اللہ تعالیٰ آپ کے مزار پر انوار پر کروڑ ہا کروڑ رحمت و رضوان کی بارشیں نازل فرمائے اور ہمیں آپ کی تعلیمات سے درس اور آپ کے خوانِ نعمت سے حصہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

محمد فرحان قادری رضوی عفی عنہ



اربعین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اردو ترجمہ

الروضۃ النبیۃ فی فضل الصّدیق رضی اللہ عنہ

تالیف

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ
(متوفی ۹۱۱ھ)

مترجم

مولانا ابوالضیاء محمد رفیع قادری مدنی

مقدمہ مؤلف

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

تمام خوبیاں اللہ کے لئے جس نے اس امت میں ابو بکر صدیق (ؓ) کو سب سے بہترین کیا اور یقین و تصدیق کی زیادتی کے ساتھ ان کے مقام کو بلند فرمایا اور بالتحقیق انہیں شیخ الاسلام بنایا۔ میں اسی کی خوبیاں بیان کروں کہ اسی کو سب خوبیاں سزاوار ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی جو گواہ کی ہر تنگی کو کشادہ کر دے اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا محمد ﷺ اس کے بندہ خاص اور اس کے رسول وغیب بتانے والے بنی اور رفیق اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل پر، آپ کے صحابہ و ازواج و ذرّیّہ پر درود و سلام نازل فرمائے جو صاحب ہدایت و توفیق ہیں۔

حمد و صلوة کے بعد، یہ کتاب جس کا نام میں نے ”الروض الأنیق فی فضل الصدیق ﷺ“ رکھا ہے اس کتاب میں، میں نے چالیس ایسی مختصر حدیثیں نقل کی ہیں جو ان کے یاد کرنے والے نیکوکار کے لئے آسان ہیں۔ اور میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنے محبوب سیدنا محمد ﷺ کے وسیلہ جلیلہ اور صدیق اکبر ﷺ کی جانب انتساب کی برکت سے ہمیں فائدہ بخشے اور ہمیں آپ ﷺ کے ساتھ دائر الزلفا (مقامِ قرب) میں جمع فرمائے۔ آمین آمین آمین۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۱) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے ابو بکر! اللہ اور مومنوں نے انکار کر دیا کہ آپ کی ذات پر اختلاف کریں۔ امام احمد نے اس کی تخریج فرمائی۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر و عمر جنت کے درمیانی (ادھیڑ) عمر والے اگلے پچھلوں (سب) کے سردار ہیں سوائے انبیاء و رسولوں کے۔ اس حدیث کی تخریج ضیاء نے اپنی مختار میں کی اور کئی (محدثین) نے جمع کیا۔

(۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبد الرحمن بن عوف جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں، سعید بن زید جنت میں ہیں اور عبیدہ بن الجراح جنت میں ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) اس حدیث کی تخریج ضیاء نے اپنی مختار میں

۱۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر ۲۲۶ پر (۲۰۵/۱) اور ابن سعد نے الطبقات الکبریٰ میں (۱۸۰/۳) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۶۹۰۴ پر حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے (۳۳۰/۱۵)، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر ۳۶۶۴ پر باب مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے تحت، امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر ۱۰۰ پر حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ میں، اور ان کے علاوہ دیگر نے نقل کیا۔

کی اور کئی (محدثین) نے جمع کیا۔^۱

(۴) حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حطب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر مجھ سے یوں ہیں جس طرح کان اور آنکھ سر میں (اہم) ہوتے ہیں۔^۲ اس حدیث کو امام بارودی اور ابو نعیم وغیرہما نے تخریج کیا۔

(۵) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر اس دین (اسلام) میں اس مرتبہ پر ہیں جیسے سر میں کان اور آنکھ۔^۳ اس حدیث کی ابن نجار نے تخریج کی اور خطیب (بغدادی) نے اسے اپنی تاریخ میں حضرت جابر ﷺ سے تخریج کیا۔

(۶) حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر صدیق ﷺ میرے وزیر ہیں اور میرے بعد میری امت پر میرے خلیفہ ہیں، اور عمر ﷺ میری زبان سے گویا ہوتے ہیں، اور علی ﷺ میرے چچا زاد اور میرے بھائی ہیں اور میرے علم بردار ہیں، اور عثمان ﷺ مجھ سے ہیں اور میں عثمان سے۔ اس حدیث کی تخریج امام طبرانی نے کبیر میں اور ابن عدی نے کامل میں اور ان

^۱ اس حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۷۰۰۲ پر حضرت عبد الرحمن بن عوف کی روایت سے (۴۶۳/۱۵)، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۷۳۸ پر باب فضائل العشرہ میں، ودیگر نے نقل کیا۔

^۲ اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے الاستیعاب میں (۴۰۱/۱) نقل کیا۔

^۳ اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں (۴۵۹/۸) نقل کیا۔

کے علاوہ دیگر نے کی۔^۱

(۷) حضرت شدا بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر میری امت کے سب سے بڑے مہربان و رحم کرنے والے ہیں، اور عمر میری امت میں بہتر اور سب سے بڑھ کر انصاف کرنے والے ہیں، اور عثمان بن عفان میری امت میں سب سے زیادہ حیا فرمانے والے اور ^{معظم} ہیں اور علی بن ابی طالب میری امت کے صاحب استقامت اور شجاعت مند ہیں، اور عبد اللہ بن مسعود میری امت کے نیک تر اور احسان کرنے والے ہیں اور ابو ذر میری امت کے زاہد تر اور سچے ہیں، اور ابو درداء میری امت کے بڑے عبادت گزار و متقی ہیں، اور معاویہ بن ابی سفیان بہتر حاکم و بڑے سخی ہیں۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے تخریج کر کے ضعیف قرار دیا، اور ان کے علاوہ دیگر نے بھی اس حدیث کی تخریج کی۔

(۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر و عمر اگلوں میں بہترین ہیں، آسمان و زمین والوں میں بہترین ہیں سوائے انبیاء و مرسلین (علیہم السلام) کے۔^۲ اسے ابن عدی نے کامل میں اور حاکم نے کنی میں اور خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو ابن عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۱۶۱۶ پر (۸۳/۶)، دیلمی نے الفردوس بما ثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۸۲ پر (۱/۳۳۷) اور قزوینی نے التدوین فی اخبار قزوین (۱۶۴/۲) میں، اور ان کے علاوہ دیگر نے نقل کیا۔

۲۔ معلوم ہوتا چاہئے کہ ضعیف حدیثیں فضائل میں مقبول ہوتی ہیں ۱۲ مترجم یہ حدیث علاؤ الدین علی متقی نے کنز العمال میں حدیث نمبر: ۳۳۶۷ پر نقل کی۔

۳۔ اس حدیث کو ابن عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۳۶۸ پر (۱۸۰/۲)، ابن جوزی نے العلل الممتناہیہ میں حدیث نمبر: ۳۱۱ پر احادیث فضل ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے باب میں (۱۹۸/۱)، امام ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں حدیث نمبر: ۱۴۳۷ پر (۱۱۱/۲) اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں حدیث نمبر: ۳۷۹ پر (۹۴/۲) نقل کیا۔

(۹) حضرت عکرمہ بن عمار سے مروی، وہ ایاس بن سلمہ بن اُکوع سے، وہ اپنے والد (ؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر میرے بعد تمام لوگوں میں بہترین ہیں سوائے انبیاء کے۔^۱ اس حدیث کو ابن عدی نے اور طبرانی نے کبیر میں اور ان دونوں کے علاوہ دیگر نے تخریج کیا۔

(۱۰) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر میرے ساتھی و میرے یارِ غار ہیں، ان کے (بلند) مرتبہ کو جان لو! پس اگر میں (سوائے اللہ کے) کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔^۲ اس حدیث کو امام احمد نے زوائد مسند میں اور دیلمی وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۱۱) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر مجھ سے ہیں جیسا کہ میری آنکھیں میرے سر میں اور عثمان بن عفان مجھ سے ہیں جیسا کہ میری زبان میرے دہن میں اور علی بن ابی طالب مجھ سے ہیں جیسے میری روح میرے جسم میں۔^۳ اسے ابن نجار نے تخریج کیا۔

(۱۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر مجھ سے اس طرح ہیں کہ جس طرح ہارون موسیٰ (علیہ السلام)

۱۔ اس حدیث کو ابن عدی نے کامل میں (۵/۲۷۶)، بیہقی نے مجمع الزوائد میں اور عجوبی نے کشف الخفاء میں حدیث نمبر: ۵۱ پر (۳۲/۱) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۶۰۳ پر (۱/۳۹۶)، ابویعیم نے حلیۃ الاولیاء میں (۵/۲۶۱) اور بیہقی نے مجمع الزوائد میں (۹/۳۲) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو علامہ علاؤ الدین علی امتقی نے کنز العمال میں حدیث نمبر: ۳۳۰۶۲ پر نقل کیا (۱۱/۶۲۸)۔

سے۔^۱ اس حدیث کی تخریج خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اور دیگر نے کی۔

(۱۳) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر مجھ سے ہیں اور میں ان سے، اور ابو بکر دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔^۲ اس حدیث کو دیلمی نے تخریج کیا۔

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر آسمان والوں اور زمین والوں میں بہترین ہیں، اور قیامت تک باقی رہنے والوں سے بھی بہتر ہیں۔^۳ اسے دیلمی نے تخریج کیا۔

(۱۵) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اللہ کی جانب سے آگ سے آزاد شدہ ہیں۔^۴ اسے ابو نعیم نے معرفہ میں تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حدیث نمبر: ۶۲۵۷ پر (۳۸۴/۱۱)، امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں حدیث نمبر: ۶۰۱۵ پر (۲۰۷/۵) اور ابن عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۱۲۵۴ پر (۷۵/۵) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۷۸۰ پر (۴۳۷/۱) نقل کیا۔
۳۔ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۷۸۳ پر (۴۳۸/۱) پر اور خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں (۲۵۲/۵) نقل کیا۔

۴۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۷۹ پر ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے نقل کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا، آپ اللہ کی جانب سے جہنم سے آزاد شدہ ہیں۔ تو اس دن سے آپ ﷺ کا نام متیق ہو گیا۔ اور مزی نے اس حدیث کو تہذیب الکمال میں (۲۸۴/۱۵) نقل کیا۔

(۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر میرے قائم مقام وزیر ہیں، اور عمر میری زبان سے گویا ہیں اور میں عثمان سے ہوں اور عثمان مجھ سے جیسا کہ میں آپ سے ہوں اے ابو بکر! آپ میری امت کی شفاعت فرمائیں گے۔^۱ اس حدیث کو ابن نجار نے تخریج کیا اور حضرت عمر کا یہی وصف بیان کیا کیونکہ انہیں إلهام ہوتا اور ان کی زبان پر فرشتے بولتے تھے پس جان لو!!۔

(۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جبریل حاضر ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت کا دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میری خواہش ہے کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تا کہ جنت دیکھ لیتا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ارے ابو بکر!..... آپ تو جنت میں داخل ہونے والوں میں میری امت کے پہلے شخص ہیں۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد وغیرہ نے تخریج کیا۔ اور امام حاکم نے دوسری سند سے اسے صحیح قرار دیا۔

(۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جبریل میری خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے ان سے کہا، میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا؟ عرض کی، ابو بکر (رضی اللہ عنہ) وہی آپ کے بعد آپ کی امت کے والی ہیں اور وہی

۱۔ اس حدیث کو دہلیمی نے الفردوس بماثر الخطاب میں حدیث نمبر: ۸۲۷ پر (۱/۲۳۷) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۵۲ پر باب فی الخلفاء میں اور امام احمد نے اپنی فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۲۵۸ پر (۱/۲۲۱) نقل کیا۔

آپ کی امت میں سب سے افضل ہیں۔^۱ اسے دیلمی نے تخریج کیا۔

(۱۹) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جبریل حاضر ہوئے، مجھ سے عرض کی، اے محمد (ﷺ)! بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ آپ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) سے مشورہ لیں۔^۲ اسے تمام (الرازی) نے تخریج کیا۔

(۲۰) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آگے آگے چل رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا، کیا تو ایسے شخص سے آگے آگے چلتا ہے جو تجھ سے بہتر ہیں، بیشک ابو بکر ہر اس شخص سے بہتر ہیں جس پر شب و روز کا گزر رہے۔^۳ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو فضائل صحابہ میں روایت کیا اس کے الفاظ یہ ہیں کہ، کیا تو ایسے شخص کے آگے آگے چلتا ہے جو تجھ سے بہتر ہیں کیا تو نہیں جانتا کہ ہر وہ شخص جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے، ابو بکر ان سب سے بہتر ہیں، انبیاء و مرسلین کے بعد سورج کسی ایسے شخص پر نہ طلوع ہوا اور نہ غروب ہوا جو ابو بکر سے افضل ہو۔^۴ (یعنی آپ ﷺ بعد الانبیاء علیہم السلام سب سے افضل ہیں)

۱۔ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بما ثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۶۳۱ پر (۴۰۴/۱) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام طبری نے الریاض النضرۃ میں ذکر اختصاصہ بامر اللہ تعالیٰ نبیہ ﷺ بمشاورۃ میں نقل کیا۔

۳۔ ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو ابن سہل واسطی نے تاریخ واسطی میں باب محمد بن عبد الخالق الطرار میں (۲۴۸/۱) نقل کیا اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں یوں نقل کیا کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مجھے نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آگے آگے چل رہا ہوں تو فرمایا، کیا آپ ابو بکر کے آگے چلتے ہیں، انبیاء و مرسلین (علیہم السلام) کے بعد سورج کسی ایسے شخص پر نہ طلوع ہوا نہ غروب ہوا جو ابو بکر سے افضل ہو۔

۴۔ ان الفاظ کے ساتھ خیمہ بن سلیمان نے من حدیث خیمہ میں (۱۳۳/۱) نقل کیا۔

(۲۱) حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے میزان (ترازو) کے پلڑے کے پاس لایا گیا اور مجھے اس میں رکھ دیا گیا اور میری امت کو لایا گیا اور انہیں دوسرے پلڑے میں رکھ دیا گیا تو میں اپنی امت پر غالب رہا، پھر مجھے اٹھالیا گیا اور ابو بکر کو لایا گیا پھر انہیں ترازو کے اس پلڑے میں رکھا گیا تو وہ (بھی) میری امت پر غالب رہے۔ پھر ابو بکر کو اٹھالیا گیا اور عمر بن خطاب کو لایا گیا اور انہیں بھی ترازو کے اس پلڑے میں رکھا گیا تو وہ (بھی) میری امت پر غالب رہے۔ پھر اس میزان (ترازو) کو آسمان کی طرف اٹھالیا گیا جبکہ میں اسے دیکھ رہا تھا۔^۱ اس حدیث کو ابو نعیم نے فضائل میں تخریج کیا۔

(۲۲) حضرت عمرؓ و بن العاصؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے نزدیک عورتوں میں سب سے محبوب عائشہ ہیں اور مردوں میں ان کے والد (یعنی صدیق اکبرؓ) ہیں۔^۲ اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو اختصار کے ساتھ امام ابن ابی شیبہ نے المصنف میں حدیث نمبر: ۳۱۹۶۰ پر (۳۵۲/۶)، امام ابن ابی عاصم نے السنہ میں حدیث نمبر: ۱۱۳۸ پر (۵۳۹/۲) اور امام طبری نے الریاض النضرۃ میں (۲۷۰/۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر رجحان کل واحد منہم جمع اللامہ میں نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۴۳۵۸ پر کتاب (۶۴) المغازی، باب (۶۵) غزوۃ ذات السلاسل میں یوں نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن العاصؓ کو ذات السلاسل کے لشکر کے لئے ترغیب دلائی، حضرت عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی، آپ کے نزدیک سب سے محبوب کون ہے؟ فرمایا، عائشہ، میں نے عرض کی مردوں میں؟ فرمایا، ان کے والد (یعنی ابو بکرؓ) میں نے عرض کی، پھر کون؟ فرمایا عمر، یونہی کئی صحابہ کے نام گناتے رہے، تو میں مزید پوچھنے سے اس خوف کے سبب خاموش رہ گیا کہ کہیں مجھے ان سب سے آخر میں قرار نہ فرمادیں۔

(۲۳) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں اور ابو بکر اور عمر بروزِ قیامت ساتھ جمع ہوں گے (یہ بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے اپنی انگشتِ شہادت، بیچ والی مبارک انگلی اور اس کے ساتھ والی انگشتِ مقدس آپس میں ملائیں، اور فرمایا) اور ہم، لوگوں پر مہربان ہوں گے۔^۱ اس کی تخریج حکیم ترمذی نے کی۔

(۲۴) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں بروزِ قیامت ابو بکر و عمر کے درمیان جمع ہوں گا یہاں تک کہ میں حرمین شریفین (یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) کے درمیان آؤں گا۔ پھر میرے پاس اہلِ مدینہ اور اہلِ مکہ (اپنی قبروں سے اٹھ کر) حاضر ہوں گے۔^۲ اس حدیث کو امام ابنِ عساکر نے تخریج کیا۔

(۲۵) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (اے عائشہ!) اپنے والد ابو بکر اور اپنے بھائی کو بلائیے تاکہ میں ان کے لئے ایک مکتوب لکھ دوں، مجھے خوف ہے کہ کوئی شخص تمنا کرے گا اور کہنے والا کہے گا کہ میں (خلافت کا) حق دار ہوں، حالانکہ (حق خلافت میں) اللہ اور تمام مومنین ابو بکر کے سوا سب کا انکار کرتے ہیں۔^۳ اس حدیث کو امام احمد و مسلم نے تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول فی احادیث الرسول میں (۳/۱۴۲) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں یوں بیان کیا کہ میں ابو بکر و عمر کے درمیان بروزِ قیامت آؤں گا پھر حرمین (مکہ و مدینہ) کے درمیان نماز پڑھوں گا پھر اہلِ مکہ و اہلِ مدینہ میرے پاس حاضر ہوں گے (۴/۵۷)۔

۳۔ اس حدیث کو امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۶۵۹۸ پر ذکر کیا، الی ما اشار بہ فی ابی بکرؓ میں (۱۴/۵۶۲) اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۲۳۸۷ پر کتاب فضائل الصحابہؓ میں نقل کیا۔

(۲۶) حضرت حذیفہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ان دونوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہیں، ابو بکر و عمر۔^۱ اس حدیث کو امام ترمذی نے تخریج کیا اور اسے حدیث حسن قرار دیا۔

(۲۷) حضرت ابو درداء ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ان دونوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہیں، ابو بکر اور عمر پس یہ دونوں اللہ کی مضبوط رسی ہیں جس نے انہیں تھام لیا تو بلاشبہ ایسے مضبوط حلقہ کو تھام لیا جس کے لئے کوئی جدائی نہیں۔^۲ اس حدیث کو امام طبرانی نے کبیر میں تخریج کیا۔

(۲۸) حضرت سہل بن ابی حمزہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب میرا وصال ہو جائے اور ابو بکر اور عمر کا وصال ہو جائے، تو اگر تم سے ہو سکے کہ مرجاؤ تو مرجانا۔^۳ اس حدیث کو ابو نعیم نے حلیہ میں اور ابن عساکر نے تخریج کیا۔

(۲۹) حضرت سمرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے مامور فرمایا گیا کہ میں خواب کی تعبیر ابو بکر سے معلوم کروں۔^۴ اس حدیث کو دیلمی نے تخریج کیا۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ ؓ میں حضرت ابو بکر صدیق ؓ سب سے بہتر خوابوں کی تعبیر بیان کرتے۔

۱۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں مقدمہ میں حدیث نمبر: ۹۷ پر باب فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ میں اور امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۶۲ پر کتاب (۵۰) المناقب، باب (۱۶) فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما کلہما میں نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام طبری نے الریاض النضرۃ میں حدیث نمبر: ۲۲۵ پر اور امام طبرانی نے مسند الشامیین میں حدیث نمبر: ۹۱۳ پر (۲/۵۷) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں حدیث نمبر: ۶۹۱۸ پر (۸۳/۷) نقل کیا۔

۴۔ اس حدیث کو امام احمد نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۶۲۳ پر (۴۰۴/۱) نقل کیا۔

(۳۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ کو انبیاء و مرسلین کے علاوہ تمام جہاں والوں پر فضیلت عطا فرمائی اور میرے لئے میرے صحابہ سے چار کو چن لیا اور انہیں میرے بہترین صحابی بنایا جبکہ میرے ہر صحابی میں خیر ہی ہے (وہ چار): ابو بکر و عمر و عثمان و علی۔ اور میری امت کو تمام امتوں سے فضیلت عطا فرمائی اور مجھے بہترین زمانہ میں مبعوث فرمایا، پھر دوسرا اور تیسرا زمانہ پے در پے (بہتر) ہیں پھر چوتھا زمانہ علیہ علیہ السلام ہے۔^۱ اس حدیث کو ابو نعیم نے اور خطیب بغدادی نے تخریج کیا اور فرمایا یہ غریب ہے اور ابن عساکر نے بھی تخریج کیا۔

(۳۱) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے صحابہ میں سے چار سے (زیادہ) محبت کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ ان سے محبت کیجئے: ابو بکر، عمر، عثمان اور علی۔^۲ (رضی اللہ عنہم اجمعین) اسے ابن عساکر نے تخریج کیا۔

(۳۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے چار وزیروں کے ذریعہ میری مدد فرمائی ہے دو آسمان والے: جبریل اور میکائیل اور دو زمین والے: ابو بکر اور عمر۔ اس حدیث کو خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے، اور امام طبرانی نے اپنی معجم

^۱ اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حدیث نمبر: ۱۲۰۴ پر (۱۶۲/۳) اور موضع اوہام الجمع والتفریق میں حدیث نمبر: ۳۵۶ (۳۱۲/۲) پر نقل کیا۔

^۲ اس حدیث کو امام ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں (۳۰۸/۳) اور ابن عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۷۵۸ (۲۸۹/۳) پر نقل کیا ہے۔

کبیر میں تخریج کیا۔

(۳۳) حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو اختیار دیا ہے کہ دنیا میں رہے یا اس کے پاس، لہذا اس بندے نے اللہ کے ہاں رہنے کو چن لیا۔ تو یہ سن کر ابو بکرؓ رونے لگے (کیونکہ آپؓ اپنی کمال فراست کے سبب جان گئے تھے کہ نبی کریمؐ اپنے وصال مبارک کی خبر دے رہے ہیں)، تو نبی کریمؐ نے فرمایا، اے ابو بکر مت رویئے! تمام لوگوں میں اپنی صحبت و مال کے اعتبار سے مجھ پر بڑا احسان کرنے والے ابو بکر ہی ہیں۔ اگر میں اپنے رب کے علاوہ کسی کو دلی دوست بناتا تو میں ابو بکر کو دوست بناتا لیکن آپ اسلام کا بھائی چارا اور اس کی دوستی ہیں۔ مسجد میں تمام دروازے بند کر دیئے جائیں سوائے ابو بکر کے دروازے کے۔^۱ اس حدیث کو امام مسلم وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۳۴) حضرت معاذؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ اپنے شایان شان سر عرش ناپسند فرماتا ہے کہ ابو بکر (زمین پر) غلطی کریں (یعنی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو غلطیوں سے محفوظ فرمایا ہے)۔^۲ اسے حارث بن ابی اسامہ نے تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر: ۱۱۴۲۲ پر (۴۷۹/۱۱) نقل کیا۔
 ۲۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اختلاف الفاظ کے ساتھ اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۳۲۵۴ پر باب قول النبیؐ: سدا الابواب، الخ میں، امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۶۵۹۴ پر (۵۵۸/۱۳) پر اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۲۲۸۱ پر کتاب فضائل الصحابہؓ باب من فضائل ابی بکر الصدیقؓ میں نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو امام احمد نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۶۵۹ پر (۴۲۱/۱) اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر: ۱۲۴۰ (۶۷۰/۲۰) پر نقل کیا۔

(۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں اپنی امت سے ابو بکر و عمر سے محبت کی یوں ہی امید رکھتا ہوں جیسے ان کے لئے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے (یعنی ایمان) کی خواہش ہے۔^۱ اس حدیث کو دیلمی نے تخریج کیا۔

(۳۶) حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک ابو بکر خوابوں کی تاویل بیان کرتے ہیں اور بلاشبہ نیک خواب نبوت کا حصہ ہیں۔^۲ اس حدیث کو طبرانی نے کبیر میں تخریج کیا۔

(۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری امت کے رحم دل ابو بکر ہیں، اللہ کے دین میں شدید تر عمر ہیں، حیاء میں سچے عثمان ہیں، اور فیصلہ صادر فرمانے میں منصف علی بن ابی طالب ہیں، علم میراث میں زید بن ثابت، اور قرآن مجید کی قرأت میں ابی بن کعب، اور حلال و حرام کے علم میں معاذ بن جبل برتر، سنو! ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔^۳ اس حدیث کو امام ابن عساکر وغیرہ نے تخریج کیا ہے۔ (خیال رہے کہ جو خوبیاں دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان میں فردا فردا پائی جاتی ہیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تنہا ان خوبیوں کا پیکر ہیں ۱۲ مترجم)

(۳۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بیشک ہر نبی کے کچھ خاص صحابہ ہوتے ہیں اور میرے صحابہ سے دو خاص ابو بکر اور عمر

۱۔ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۶۷ (۵۹/۱) پر نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر: ۷۰۵۷ (۲۶۰/۷) پر نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے اپنی سنن کبریٰ میں حدیث نمبر: ۱۱۹۶۷ پر (۲۱۰/۶) اور امام ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۵۷۶۳ پر (۱۳۱/۱۰) نقل کیا۔

ہیں۔^۱ اس حدیث کو امام طبرانی نے کبیر میں تخریج کیا۔

(۳۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک جس کے لئے سب سے پہلے زمین کھلے گی وہ میں ہوں پھر ابو بکر و عمر کے لئے کھلے گی، ہم (تینوں) جمع ہوں گے اور بقیع کی جانب جائیں گے بعد ازاں اہل بقیع میرے ساتھ جمع ہوں گے پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا تو وہ بھی میرے ساتھ جمع ہو جائیں گے اور ہم حرمین کے درمیان بھیجے جائیں گے۔^۲ اس حدیث کو امام ترمذی نے تخریج کیا اور فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا، کیا آپ نے ابو بکر کی شان میں بھی شعر کہے ہیں؟ عرض کی، جی ہاں، فرمایا، پڑھئے میں بھی سنوں!! (حضرت حسان فرماتے ہیں) میں نے پڑھا:

وَأَنَا اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمَنِيْفِ وَقَدْ طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ إِذْ صَاعَدَ الْجَبَلَا
وَكَانَ حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ قَدْ عَلِمُوا مِنَ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلَا

ترجمہ: دو جان سے جب وہ دونوں بلند غار میں تھے اور دشمن ان پر گزر رہے جب وہ پہاڑ پر چڑھے، اور وہ تو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں بے شک لوگوں

۱۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر: ۱۰۰۰۸ پر (۷۷/۱۰) اور دیلمی نے الفردوس بماثر الخطاب میں حدیث نمبر: ۵۰۰۵ پر (۳۲۴/۳) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۶۸۹۹ پر (۳۲۴/۱۵)، امام حاکم نے مستدرک میں حدیث نمبر: ۳۷۳۲ (۵۰۵/۲) پر نقل فرمایا اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے، اس کے علاوہ امام ترمذی نے اس حدیث کو اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۹۲ پر باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں نقل فرمایا۔

نے جان لیا کہ مخلوق میں ان کے برابر کوئی شخص نہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ کے نواجذ (دندان مبارک) نظر آنے لگے اور فرمایا، اے حسان! آپ نے سچ کہا ان کی شان ایسی ہی ہے جیسے آپ نے فرمایا۔^۱ اس حدیث کو ابن عدی اور امام ابن عساکر نے تخریج کیا ہے۔

جان لو! کہ اس بیان میں بے شمار احادیث ہیں مگر یہ رسالہ اس موضوع کی معلومات چاہنے والے کے لئے مختصر بیان ہے۔

اور تمام خوبیاں اللہ کو جس کی بادشاہی ہے وہی اول و آخر، ظاہر و باطن مالک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ان کی آل و اصحاب اور ازواج و ذریعات پر اور ہمیشہ ہمیشہ تا قیامت خوب خوب سلامتی نازل فرمائے۔ اور اللہ ہمیں کافی پھر اللہ ہی کو خوبیاں اور درود اس کے رسول ﷺ پر۔

اللہ ملک (بادشاہ) و وہاب (خوب عطا فرمانے والے) کی مدد سے کتاب مکمل ہوئی

۱۔ اس حدیث کو ابن عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۳۵۰ پر باب من اسمہ الجراح میں (۱۶۰/۲)، اور ابن سعد نے طبقات میں (۱۷۴/۳) نقل کیا۔



اربعین فاروق اعظم

اردو ترجمہ

الغدر فی فضائل عِمْر

تالیف

علامہ الامام الدین سیوطی شافعی علیہ السلام (متوفی ۹۱۱ھ)

مترجم

مولانا ابوالضیاء محمد فتح خان قادری مدنی

مقدمہ سمولف

تمام خوبیاں اللہ کے لئے جس نے اپنے بندوں سے جسے چاہا شرف و منزلت بخشی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی بے راہ روی اور سعادت مندی کا مالک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا محمد ﷺ اس کے بندہ خاص اور رسول ہیں جنہوں نے راہ ہدایت کو قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر، ان کی آل و اصحاب اور بزرگ ائمہ کرام پر درود و سلام نازل فرمائے۔

• حمد و صلوة کے بعد، یہ کتاب جس کا نام میں نے ”الْغُرَرُ فِي فَضَائِلِ عَمَرٍ“ رکھا ہے اس میں، میں نے چالیس حدیثیں ان کی تخریج کرنے والوں کی طرف منسوب کرتے ہوئے ان احادیث کے غریب الفاظ اور اُن میں دشواریاں مشتبہ امور کو بیان کرتے ہوئے لکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے نفع بخش بنادے آمین۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر و عمر جنت کے درمیانی (ادھیر) عمروا لے اگلے پچھلوں (سب) کے سردار ہیں سوائے انبیاء و رسولوں کے۔^۱ صحیح حدیث (ہے) اسے امام احمد وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۲) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبد الرحمن بن عوف جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں، سعید بن زید جنت میں ہیں اور عبیدہ بن الجراح جنت میں ہیں۔^۲ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) حدیث صحیح (ہے) اسے امام احمد وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۳) حضرت مطلب بن عبد اللہ بن خطاب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت

۱۔ اس حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۶۹۰۴ پر حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے (۳۳۰/۱۵)، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۶۳ پر باب مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما لکھیں، امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۱۰۰ پر حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ میں، اور ان کے علاوہ دیگر نے نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۷۰۰۲ پر حضرت عبد الرحمن بن عوف کی روایت سے (۲۶۳/۱۵)، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۷۴۸ پر باب فضائل العشرہ رضی اللہ عنہم میں، و دیگر نے نقل کیا۔ **نوٹ:** اس حدیث میں مذکورہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو عشر مبشرہ کہا جاتا ہے۔

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر مجھ سے یوں ہیں جس طرح کان اور آنکھ سر میں (اہم) ہوتے ہیں۔^۱ اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ وغیرہ نے تخریج کیا ہے۔

(۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر اس دین (اسلام) میں اس مرتبہ پر ہیں جیسے سر میں کان اور آنکھ۔^۲ اس حدیث کی ابن نجار نے تخریج کی اور خطیب (بغدادی) نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے تخریج کیا۔

(۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر صدیق میرے وزیر ہیں اور میرے بعد میری امت پر میرے خلیفہ ہیں، اور عمر میری زبان سے گویا ہوتے ہیں، اور میں عثمان سے ہوں اور عثمان مجھ سے جیسے میں آپ سے ہوں اے ابو بکر، آپ میری امت کی شفاعت کریں گے۔^۳ اس حدیث کی تخریج ابن نجار نے کی۔

(۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر مجھ سے ہیں جیسا کہ میری آنکھیں میرے سر میں اور عثمان بن عفان مجھ سے ہیں جیسا کہ میری زبان میرے دہن میں اور علی بن ابی طالب مجھ سے ہیں جیسے

۱۔ اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے الاستیعاب میں (۴۰۱/۱) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں (۲۵۹/۸) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو ابن عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۱۶۱۶ پر (۸۳/۶)، دیلمی نے الفردوس بمأثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۸۲۷ پر (۴۳۷/۱) اور قزوینی نے التذوین فی اخبار قزوین (۱۶۳/۴) میں، اور ان کے علاوہ دیگر نے نقل کیا۔

میری روح میرے جسم میں۔^۱ اسے ابن نجار نے تخریج کیا۔

(۷) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمرؓ مجھ سے اس طرح ہیں کہ جس طرح ہارون موسیٰ سے۔^۲ (علیہا السلام) اس حدیث کی تخریج خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں کی۔

(۸) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر آسمان والوں اور زمین والوں میں بہتر ہیں، اور قیامت تک باقی رہنے والوں سے بھی بہتر ہیں۔^۳ اسے دیلمی نے مسند الفردوس میں تخریج کیا۔

(۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عمر بن خطاب جنتیوں کے چراغ ہیں۔^۴ اس حدیث کو ابو نعیم نے فضائل الصحابہ میں تخریج کیا۔

(۱۰) حضرت عبد اللہ بن عباس اپنے بھائی فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عمر مجھ سے ہیں اور میں عمر سے اور میرے بعد

۱۔ اس حدیث کو علامہ علاؤ الدین علی المتقی نے کنز العمال میں حدیث نمبر: ۳۳۰۶۲ پر نقل کیا (۶۲۸/۱۱)

۲۔ اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حدیث نمبر: ۶۲۵۷ پر (۳۸۴/۱۱)، امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں حدیث نمبر: ۶۰۱۵ پر (۲۰۷/۵) اور ابن عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۱۲۵۴ پر (۷۵/۵) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۷۸۳ پر (۴۳۸/۱) پر اور خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں (۲۵۲/۵) نقل کیا۔

۴۔ اس حدیث کو امام ابن عدی نے الکامل میں (۱۹۰/۴)، خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حدیث نمبر: ۶۲۲۶ پر (۴۹/۱۲)، ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں (۳۳۳/۶)، دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۴۱۳۶ پر (۵۵/۳) اور بیہقی نے مجمع الزوائد میں باب عمر سران اہل الجنتہ میں (۷۴/۹) نقل کیا۔

(اہل باطل کے خلاف) حق عمر کے ساتھ ہوگا جیسے بھی ہوں۔^۱ اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں روایت کیا۔

(۱۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرمادیا۔^۲ حدیث صحیح (ہے) اسے ترمذی وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۱۲) حضرت ایوب بن موسیٰؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرمادیا ہے اور وہ فاروق ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ حق و باطل میں امتیاز فرمادیا۔^۳ اس حدیث کو ابن سعد نے مرسل تخریج کیا۔

(۱۳) حضرت بلالؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے عمر کے دل اور ان کی زبان پر حق جاری فرمادیا۔^۴ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے تخریج کیا۔

(۱۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ جب اسلام

۱۔ اس حدیث کو ابن عدی نے کامل میں (۱۵۰/۴) اور ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں (۱۷۴/۴) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۸۲ پر باب فی مناقب عمر بن الخطابؓ میں (۶۱۷/۵)، ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۶۸۸۹ پر ذکر اثبات اللہ جل و علا الحق علی قلب عمر ولسانہ میں (۳۱۲/۱۵) اور امام ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں حدیث نمبر: ۳۱۹۸۶ پر (۳۱۲/۶) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو ابن سعد نے الطبقات الکبریٰ میں (۲۷۰/۳) نقل کیا۔

۴۔ اس حدیث کو ابوسعید شاشی نے مسند الشاشی میں (۳۷۷/۲) تخریج کیا۔

لائے تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کے سینے پر اپنا مبارک ہاتھ مار کر تین مرتبہ فرمایا، اے اللہ! عمر کے سینے سے کینہ و بیماری دور فرما اور اسے ایمان سے بدل دے۔^۱
(۱۵) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس امت کے نبی کے بعد سب سے بہترین ابو بکر و عمر ہیں۔^۲ اس حدیث کو ابن عساکر نے تخریج کیا۔

(۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے بعد میری امت میں بہترین ابو بکر و عمر ہیں۔^۳ اس حدیث کو ابن عساکر نے یونہی حضرت علی وزیر رضی اللہ عنہما سے ایک ساتھ تخریج کیا۔

(۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سونے کا محل تھا میں نے کہا، یہ محل کس کا ہے، عرض کی گئی قریش کے ایک جوان کا، مجھے گمان ہوا کہ وہ میں ہوں، میں نے کہا، وہ کون ہے، عرض کی گئی عمر بن خطاب۔ تو (اے عمر) اگر مجھے آپ کی غیرت کا علم نہ ہوتا تو میں اس محل میں داخل ہو جاتا۔^۴ (ایک روایت میں ہے کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ پر میرے ماں باپ قربان یا رسول اللہ! کیا میں آپ سے غیرت کر سکتا ہوں)

۱۔ صحیح حدیث ہے، اسے امام حاکم نے مستدرک میں حدیث نمبر: ۴۴۹۲ پر (۹۱/۳)، امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۱۰۹۶۰ پر (۲۰/۲) اور عزیزی نے تہذیب الکمال میں (۳۲۴/۲۱) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں (۴۴۸/۳)، امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۹۳۲ پر (۱۱۵/۱) اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۹۹۲ پر (۲۹۸/۱) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو امام ابو جعفر طبری نے حدیث نمبر: ۱۷۵ پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مرفوعاً نقل کیا۔

۴۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۷۰۲۴ پر کتاب (۹۲) التعمیر، باب (۳۱) القصر فی المنام میں، امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۵۴۰ پر ذکر ﷺ قصر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی الجنت الخ (۲۵۰/۱) میں اور امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۱۴۰۶۵ پر (۱۰۷/۳) نقل کیا۔

(۱۸) حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنویں سے پانی نکال رہا ہوں، پھر ابو بکر آئے انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے جبکہ ان کے نکالنے میں کچھ ضعف تھا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے (یہ دعائے مغفرت حضرت صدیق اکبر پر کرم کے اظہار کے لئے ہے جیسے کہا جاتا ہے میرا بیٹا اللہ اسے بخشے بہت اچھا ہے (مرأة از اشعہ))، پھر اسے عمر نے لیا تو وہ ان کے ہاتھ سے چرسا (یعنی بڑا ڈول) بن گیا (ڈول سے چرسا بن جانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں اسلامی سرحدیں بہت دور تک پہنچیں گی (بحوالہ مرأة)) میں نے کسی پہلوان کو نہیں دیکھا جو عمر کی طرح کھینچتا ہو (اس قوت سے پانی نکالنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ اتنے بڑے ملکوں کو فتح فرما کر ان کا انتظام سنبھال بھی لیں گے اور بڑی قوت و شوکت سے ان میں اسلام پھیلائیں گے کہ مشرق و مغرب میں آپ کی برکت سے اسلام پھیل جاوے گا (مرأة)) یہاں تک کہ لوگوں نے باڑا اختیار کر لیا (یعنی، لوگ خود بھی سیراب ہو گئے اور انہوں نے اپنے جانوروں کو بھی سیراب کر لیا اس تعبیر میں اشارہ اس جانب ہے کہ اس سیرابی کی ابتداء حضرت صدیق اکبر سے ہوگی اور تکمیل حضرت عمر فاروق پر (مرأة بحوالہ مرقات))۔ حدیث صحیح (ہے) اسے امام بخاری وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۱۹) حضرت سمرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے دیکھا کہ

۱۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۳۶۸۲ پر کتاب (۶۲) فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب (۶) مناقب عمر بن الخطاب ؓ میں اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۱۹۔ (۲۳۹۳) پر کتاب (۴۴) فضائل اصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، باب (۲) من فضائل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نقل کیا۔

گویا ایک ڈول آسمان سے اتر اتو ابو بکر آئے اور انہوں نے اس ڈول کے منہ کی لکڑی پکڑ کر تھوڑا سا پیا پھر عمر آئے اور اسے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ سیراب ہو گئے پھر عثمان آئے اور اس کے منہ کو پکڑ کر پیا یہاں تک کہ سیراب ہو گئے پھر علی آئے ڈول کے منہ کو پکڑا اور کھینچا تو اس کی رسی کھل گئی اور ڈول سے اُن پر چھڑکاؤ ہو گیا۔^۱ اس حدیث کو امام احمد وغیرہ نے تخریج کیا ہے۔

(۲۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے دودھ سے بھرا پیالہ دیا گیا تو میں نے اس سے پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میرے گوشت و جلد کے درمیان سے جاری ہونے لگی پھر میں نے بچا ہوا عمر بن خطاب کو دیا۔ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس کی تاویل کی اور عرض کی، یا نبی اللہ!! یہ علم ہے جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا تو آپ اس سے سیراب ہوئے اور اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو عطا فرمایا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، آپ لوگوں نے صحیح جانا۔^۲ حدیث صحیح (ہے) اسے امام حاکم وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۲۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے فجر سے کچھ پہلے (خواب میں) دیکھا کہ گویا مجھے کنجیاں اور ترازو دیئے

۱۔ اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں (۲۱/۵) اور امام بخاری نے تاریخ کبیر میں حدیث نمبر: ۸۷۰ پر (۲۶۹/۵) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۶۹۶۵ پر (۲۳۱/۷) نقل کیا ہے۔

۲۔ اس حدیث کو امام حاکم نے مستدرک میں حدیث نمبر: ۴۳۹۶ پر (۹۲/۳)، امام احمد نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۳۱۹ پر (۲۵۳/۱) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۱۳۱۵۵ پر (۲۹۳/۱۲) نقل کیا۔

گئے ہیں، جہاں تک کنجیوں کا تعلق ہے تو وہ تو چابیاں ہی ہیں اور ترازو، تو وہ وہی ہیں جس سے وزن کیا جاتا ہے، پس مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں تو میں ان پر غالب رہا پھر ابو بکر کو لایا گیا اور ان کا وزن کیا گیا وہ بھی ان پر غالب رہے پھر عمر کو لایا گیا انہیں تو لایا گیا تو وہ بھی ان پر غالب رہے پھر عثمان کو لایا گیا انہیں بھی میزان کے پلڑے میں رکھا گیا تو وہ بھی میری امت پر غالب رہے پھر اس ترازو کو اٹھایا گیا۔ اس کو امام احمد نے تخریج کیا۔

(۲۲) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ عمر کی رضا پر راضی ہوا اور عمر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوئے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے اپنی تاریخ میں تخریج کیا۔

(۲۳) حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب یا ابو جہل (عمرو) بن ہشام کے ذریعہ معزز فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (ﷺ) کی دعا عمر بن خطاب (ؓ) کے حق میں قبول فرمائی اور ان کے ذریعہ اسلام کی بنیاد مضبوط ہوئی، اور ادیان باطلہ کا قلع قمع ہوا۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں بسند صحیح تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۵۴۶۹ پر (۷۶/۲)، امام ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں حدیث نمبر: ۳۱۹۶۰ پر (۳۵۲/۶) اور امام عبد بن حمید نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۸۵۰ پر (۲۶۷/۱) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۱۰۳۱۴ پر (۱۵۹/۱۰) نقل کیا اور اس میں ہے کہ آپ کے ذریعہ اسلام کی بنیاد مضبوط ہوئی اور بت منہدم ہوئے۔

(۲۴) حضرت ابو بکر صدیق ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو شدت و غلبہ عطا فرما۔^۱ اس حدیث کو امام طبرانی نے اوسط میں تخریج کیا۔

(۲۵) حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شب جمعہ دعا فرمائی، اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب یا عمر و بن ہشام کے ذریعہ عزت عطا فرما، پس حضرت عمر ؓ صبح اُٹھے تو اسلام قبول کر لیا۔^۲ اس حدیث کو بھی امام طبرانی نے اوسط میں تخریج کیا۔

(۲۶) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی نبی ایسا نہیں کہ جس کی امت میں ایک یا دو شخص ایسے نہ ہوں جنہیں الہام ہوتا ہو اور اگر میری امت میں کوئی ایسا ہے تو وہ عمر بن خطاب ہیں۔ بے شک عمر کی زبان اور دل پر حق جاری ہے۔^۳ اس حدیث کو بھی امام طبرانی نے تخریج کیا ہے۔

(۲۷) حضرت عاصمہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔ (لہذا جب حضرت عمر ؓ نبی نہیں تو دوسرا کوئی نبوت کا

۱۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۶۴۵۳ پر (۶/۲۹۴) اور بیہقی نے مجمع الزوائد میں (۹۲/۹) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۱۸۶۰ پر (۲/۲۴۰) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۹۱۳۷ پر (۹/۶۶)، ابن سعد نے الطبقات الکبریٰ میں (۲/۳۳۵) اور ابن ابی عاصم نے السنہ میں حدیث نمبر: ۱۲۶۲ پر (۲/۵۸۳) نقل کیا۔

دعویٰ کیسے کر سکتا ہے)۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔^۱

(۲۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ میرے بعد کسی کو رسول بنا کر بھیجتا تو ضرور عمر کو بھیجتا۔^۲ اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

(۲۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے، عرض کی، عمر کو سلام کہیے اور ان سے فرمائیے کہ ان کی رضا مندی کے مطابق احکام جاری ہوتے ہیں، اور ان کا غضب عزیز ہے۔^۳ اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

(۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ ﷻ نے شبِ عرفہ اپنے فرشتوں کے ہاں اپنے بندوں پر (اپنے شایانِ شان) عام طور پر فخر فرماتا ہے اور عمر پر خاص طور پر فخر فرمایا۔^۴ اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۸۶ پر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت سے (۶۱۹/۵)، امام حاکم نے مستدرک میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہی سے حدیث نمبر: ۴۳۹۵ پر نقل کیا اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے (۹۲/۳)۔ ان کے علاوہ امام طبرانی نے یہ حدیث معجم کبیر میں انہی سے حدیث نمبر: ۸۲۲۰ پر (۲۹۸/۱۷) اور بیہقی نے مجمع الزوائد میں حضرت عصمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے (۶۸/۹) نقل کی۔

۲۔ اس حدیث کو بیہقی نے لبرانی اوسط کے حوالے سے مجمع الزوائد میں (۶۸/۹) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے مُصَنَّف میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی روایت سے مرفوعاً حدیث نمبر: ۳۲۰۱۹ پر (۳۵۹/۶) اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت ابن عباس راوی از حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم کی روایت حدیث نمبر: ۶۲۹۷ پر (۲۴۲/۶) نقل کیا۔

۴۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۶۷۲۶ پر (۱۸/۷)، ابن ابی عاصم نے السنہ میں حدیث نمبر: ۱۲۷۳ پر (۵۸۶/۲) اور امام ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں حدیث نمبر: ۳۸۲ پر (۵۱/۷) نقل کیا۔

(۳۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا اور تبسم فرمایا، فرمایا اے ابن خطاب کیا آپ جانتے ہیں میں آپ کی جانب دیکھ کر کیوں مسکرایا، عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا، بے شک اللہ ﷻ نے اہل عرفہ پر (اپنے شایان شان) فخر و مباہات فرمایا اور آپ پر خاص طور پر فخر و مباہات فرماتا۔^۱ اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

(۳۲) ام المؤمنین سیدہ حفصہ کی باندی (سدیسہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک جس دن سے عمر اسلام لائے ہیں اس دن سے شیطان ان کے سامنے جب بھی آیا، منہ کے بل گر پڑا۔^۲ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں تخریج کیا۔

(۳۳) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک رات (خواب میں) میں کنویں سے پانی نکال رہا تھا کہ اچانک میرے پاس کالے اور ٹیالے رنگ کی بکریاں آئیں، پھر ابو بکر آئے انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے جبکہ ان کے نکالنے میں ضعف تھا اللہ تعالیٰ ان کے ضعف کو بخشے پھر عمر آئے تو ڈول بڑا ہو گیا تو انہوں نے حوض بھر دیئے، اور وادیاں سیراب کر دیں، میں نے کھینچنے میں عمر سے زیادہ طاقتور پہلوان نہیں دیکھا پس میں نے کالی بکری سے عرب اور ٹیالی

۱۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۱۱۳۳۰ پر (۱۸۲/۱۱) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۷۷۳ پر (۳۰۵/۲۳) اور دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۳۶۹۳ پر (۳۸۰/۲) نقل کیا۔

سے عجم تاویل کئے۔^۱ اس حدیث کو امام طبرانی نے بسند صحیح تخریج کیا۔

(۳۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے جبکہ ان پر سفید قمیض تھی، تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عمر! آپ کی قمیض نئی ہے یا دھلی ہوئی ہے، عرض کی، دھلی ہوئی۔ فرمایا، جدید پہنئے، محمود زندگی بسر کیجئے، اور شہادت کے درجہ پر فائز ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے۔^۲ اس حدیث کو ابو ذر نے تخریج کیا۔

(۳۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا، جب تک تم میں یہ (یعنی عمر) موجود ہیں، تمہیں کوئی فتنہ نہیں پہنچ سکتا۔^۳ اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

^۱ اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۲۳۸۵۲ پر (۵/۳۵۵)، امام طبرانی نے الریاض النضرہ میں حدیث نمبر: ۲۳۰ پر (۱/۳۵۰) اور بیہقی نے مجمع الزوائد میں طبرانی سے نقل کیا۔ اور فرمایا کہ اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس کی اسناد حسن ہے (۷/۷۲)۔

^۲ اس حدیث کو بیہقی نے مجمع الزوائد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بحوالہ ابو ذر (۷/۷۲) اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر سفید کپڑا دیکھا فرمایا، آپ کی قمیض نئی ہے یا دھلی ہوئی، عرض کی بلکہ نئی ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیا پہنیں، محمود جنیں اور یونہی دنیا سے رخصت ہوں۔ اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۱۳۱۲۷ پر حضرت سالم کی ان کے والد رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سفید قمیض دیکھی تو فرمایا، آپ کی قمیض نئی ہے یا دھلی ہوئی، عرض کی نہیں بلکہ دھلی ہوئی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیا پہنئے، محمود زندگی بسر کیجئے اور یونہی دنیا سے رخصت ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ کو بھی یا رسول اللہ.....!! (۱۲/۲۸۳)۔

^۳ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۲۰۱۹ پر باب من اسمہ احمد میں نقل کیا۔

(۳۶) حضرت ابوسعید خدری ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے عمر سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے عمر سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، اور بے شک اللہ تعالیٰ نے شبِ عرفہ (اپنے شایانِ شان) لوگوں پر عمومی فخر و مباہات فرمایا اور عمر پر خاص طور پر فخر و مباہات فرمایا۔ اور بے شک اس نے ہر نبی کو یوں ہی بھیجا ہے کہ اس کی امت میں کوئی ایسا شخص ہوتا ہے جسے الہام ہوتا ہے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا ہے تو وہ عمر ہیں۔ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ!! انہیں کیسے الہام ہوتا ہے؟ فرمایا، ان کی زبان پر فرشتے بولتے ہیں۔^۱ اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا ہے۔

(۳۷) حضرت اسود بن سرلج ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر ؓ کے لئے فرمایا، یہ مرد باطل کو پسند نہیں کرتے۔^۲ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے تخریج کیا۔

(۳۸) حضرت قدامہ بن مظعون ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر ؓ کی جانب اشارہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ فتنوں کا سدِ باب کریں گے۔ اور فرمایا، جب تک یہ تمہارے درمیان زندہ ہیں تمہارے اور فتنوں کے درمیان ایک مضبوط دروازہ قائم رہے گا۔^۳ اس حدیث کو امام طبرانی اور بڑاڑی نے تخریج کیا۔

(۳۹) حضرت سہل بن ابی حمہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب

۱۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۶۷۷۶ پر (۱۸/۷) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام احمد نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۳۳۴ پر (۲۶۰/۱)، بیہقی نے طبرانی کے

حوالے سے مجمع الزوائد میں (۱۱۸/۸) اور ابویعم نے حلیۃ الاولیاء میں (۴۶/۱) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۸۳۲۱ پر (۳۸/۹) نقل کیا۔

میں وصال فرما جاؤں اور ابو بکر، عمر اور عثمان بھی وصال کر جائیں، تو اگر تمہاری استطاعت ہو کہ مرجاؤ، تو مرجانا۔^۱ اس حدیث کو ابو نعیم وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۴۰) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے عمار! میرے پاس ابھی جبریل آئے، تو میں نے کہا، اے جبریل، مجھے آسمان میں عمر بن خطاب کے فضائل بیان کیجئے! عرض کی، اے محمد!! اگر میں آپ کی خدمت میں عمر کے فضائل حضرت نوح (علیہ السلام) کے (ظاہری طور پر) اپنی قوم میں رہنے کے عرصہ ساڑھے نو سو برس تک بھی بیان کروں (یعنی اتنے برس تک بھی میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں فضائل عمر رضی اللہ عنہ بیان کروں) تو بھی مکمل نہ کر پاؤں گا۔ بے شک عمر تو ابو بکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔^۲ اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ اور امام طبرانی نے کبیر اور اوسط میں تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۶۹۱۸ پر (۸۳/۷) نقل کیا۔
 ۲۔ اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۱۶۰۳ پر (۱۷۹/۳) اور پیشی نے ابو یعلیٰ و طبرانی کے حوالے سے مجمع الزوائد میں (۶۸/۹) نقل کیا۔

خاتمہ

امام احمد و بڑا روپطرائی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا، حضرت عمرؓ کو لوگوں پر چار باتوں میں (خصوصی) فضیلت حاصل ہے، یوم بدر آپ نے قیدیوں کے قتل کا حکم دیا تو اللہ ﷻ نے آیت نازل فرمائی: (ترجمہ: اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا) (کنز الایمان) [الانفال: ۸/۶۸] اور دوسری فضیلت پردہ کی رائے کے ساتھ کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو پردہ کے بارے میں کہا تو ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا، اے ابنِ خطاب آپ ہم پر بھی حکم صادر کرتے ہیں حالانکہ وحی ہمارے گھر نازل ہوتی ہے، تو اللہ تعالیٰ نے آیت (حجاب) نازل فرمائی، (ترجمہ: اور جب تم ان سے کوئی برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو) (کنز الایمان) [الاحزاب: ۳۳/۵۳] اور نبی کریم ﷺ کی آپ کے حق میں دُعاء، اے اللہ عمر کے ذریعہ اسلام کی تائید فرما، اور چوتھی فضیلت آپ کی صدیق اکبرؓ کی خلافت کے بارے میں رائے اور سب سے پہلے ان سے بیعت کرنا۔^۱

اور امام طبرانی نے تخریج کیا کہ حضرت طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ

۱۔ اسے بزار نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۷۴۸ پر (۱۵۶/۵) نقل کیا اور بیہمی نے امام احمد، بزار اور طبرانی کے حوالے سے مجمع الزوائد میں باب ماوردلہ من الفضل من موافقۃ القرآن و نحو ذلک میں (۶۷/۹) نقل کیا۔

حضرت اُمّ ایمن نے حضرت عمرؓ کی شہادت کے دن فرمایا، آج کے دن اسلام کمزور ہو گیا۔ اور اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے تخریج کیا کہ عمرؓ کا اسلام فتح تھا، اور آپ کی ہجرت مدد اور آپ کی اُمارت رحمت، اللہ کی قسم ہمیں اس وقت تک بیت اللہ کے پاس نماز پڑھنے کی استطاعت نہ ہوئی کہ جب تک عمر اسلام نہ لے آئے^۱ اور ایک روایت میں ہے کہ ہمیں استطاعت نہ ہوئی کہ ہم ظاہری طور پر بیت کعبہ (کو منہ کر کے) نماز پڑھیں (جب تک کہ عمر اسلام نہ لائے)^۲۔

۱۔ اس کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۸۸۲۰ پر (۱۶۵/۹) تخریج کیا۔

۲۔ اسے امام حاکم نے مستدرک میں حدیث نمبر: ۴۴۸۷ پر (۹۰/۳) تخریج کیا اور فرمایا، یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اور امام احمد نے اسے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۴۸۲ پر باب ومن فضائل عمر بن الخطابؓ میں (۳۳۵/۱) نقل کیا۔ اور طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۸۸۰۶ پر (۱۶۲/۹) اور بیہقی نے معجم الزوائد میں طبرانی کے حوالے سے (۶۲/۹-۶۳) نقل کیا۔

نیز آپ ﷺ کے فضائل شمار سے بڑھ کر اور ذکر سے بالاتر ہیں۔ بلاشبہ میرا
 (یعنی امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کا) ارادہ تو یہ تھا کہ اس کتاب کے ذریعہ آپ ﷺ کی
 خدمت سے برکت حاصل کروں اور انہیں فائدہ پہنچاؤں جو آپ ﷺ کے بیشتر
 مناقب سے ناواقف اور اپنے امام ﷺ کے بعض محاسن سے نادان ہے۔
 اور اللہ ہی نیک توفیق عطا فرمانے والا ہے اور اللہ ہی ہمیں کافی اور کیا ہی
 اچھا کارساز۔ اول و آخر ظاہر و باطن تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں۔
 اللہ تعالیٰ اپنے رسول و نبی ہمارے آقا محمد ﷺ اور آپ کی آل و اصحاب اور
 محبتیں و لشکر پر درود و سلام نازل فرمائے آمین۔ اور تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو
 تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے۔

اللہ کی حمد و مدد کے ساتھ کتاب عزیز اختتام کو پہنچی

اشخاص (اعلام) کے اعتبار سے کتاب

الرَّؤُوفُ الْإِنِّيقُ فِي فَضْلِ الصِّدِّيقِ كَفُّوَاللَّهِ - (الرَّعَيْنِ صِدِّيقِ الْاِبْرَافِيقِ الْاَبْرَافِيقِ الْاَبْرَافِيقِ)

کی فہرست

- (۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام: حدیث نمبر: ۱۲
- (۲) حضرت ہارون علیہ السلام: حدیث نمبر: ۱۲
- (۳) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۳-۶-۷-۱۱-۱۶-۳۱-۳۷
- (۴) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۳-۶-۷-۱۱-۱۸-۳۱-۳۷
- (۵) ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا: حدیث نمبر: ۱-۱۳-۱۵-۲۵
- (۶) حضرت ابی بکر بن الجراح رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۳-۳۷
- (۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۲-۱۶-۳۵-۳۷-۴۰
- (۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۸-۱۲-۱۷
- (۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۳۳
- (۱۰) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۷
- (۱۱) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۷-۲۰-۲۷
- (۱۲) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۹
- (۱۳) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۲۱
- (۱۴) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۳۷
- (۱۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۶-۳۰
- (۱۶) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۲۶

- (۱۷) حضرت حسان بن ثابت ؓ حدیث نمبر: ۴۰
- (۱۸) حضرت زبیر بن العوام ؓ حدیث نمبر: ۳
- (۱۹) حضرت زید بن ثابت ؓ حدیث نمبر: ۳۷
- (۲۰) حضرت سعید بن زید ؓ حدیث نمبر: ۳
- (۲۱) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ حدیث نمبر: ۳
- (۲۲) حضرت سمرہ بن الجندب ؓ حدیث نمبر: ۲۹-۳۶
- (۲۳) حضرت سہل بن ابی حمہ ؓ حدیث نمبر: ۲۸
- (۲۴) حضرت سلمہ بن اکوع ؓ حدیث نمبر: ۹
- (۲۵) حضرت شداد بن اوس ؓ حدیث نمبر: ۷
- (۲۶) حضرت طلحہ ؓ حدیث نمبر: ۳
- (۲۷) حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ حدیث نمبر: ۳
- (۲۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حدیث نمبر: ۵-۱۰-۱۲-۳۲
- (۲۹) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ حدیث نمبر: ۷-۱۱-۳۸
- (۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حدیث نمبر: ۱۹-۲۳-۲۴-۳۱-۳۹
- (۳۱) حضرت عمار بن یاسر ؓ حدیث نمبر: ۹
- (۳۲) حضرت عکرمہ ؓ حدیث نمبر: ۹
- (۳۳) حضرت عمرو بن العاص ؓ حدیث نمبر: ۲۲
- (۳۴) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما حدیث نمبر: ۲۵
- (۳۵) حضرت مطلب بن عبداللہ بن حطب ؓ حدیث نمبر: ۴
- (۳۶) حضرت معاذ بن جبل ؓ حدیث نمبر: ۳۳-۳۷
- (۳۷) حضرت معاویہ بن ابی سفیان ؓ حدیث نمبر: ۷

اشخاص (اعلام) کے اعتبار سے کتاب

الْغَدْرِ فِي فِضَائِلِ عَمْرِو - (بَعْثُ النَّبِيِّ وَالْوَقْفُ وَالْعَمَلُ)

کی فہرست

- (۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام: حدیث نمبر: ۷
- (۲) حضرت ہارون علیہ السلام: حدیث نمبر: ۷
- (۳) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۲-۵-۶-۱۹-۲۱-۳۹
- (۴) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۱-۲-۶-۱۵-۱۶-۱۹
- (۵) ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا: حدیث نمبر: ۲۶
- (۶) ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا: حدیث نمبر: خاتمہ
- (۷) حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا: حدیث نمبر: خاتمہ
- (۸) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۲
- (۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۵-۱۷-۲۵
- (۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۸-۳۰
- (۱۱) حضرت ایوب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۱۲
- (۱۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۲۸-۳۶
- (۱۳) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۳۳
- (۱۴) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۳۵
- (۱۵) حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۳۷
- (۱۶) حضرت بلال بن ابی رباح رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۱۳

- (۱۷) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۳۴
- (۱۸) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۲
- (۱۹) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۲
- (۲۰) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۲
- (۲۱) حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۱۸
- (۲۲) حضرت سمرہ بن الجندب رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۱۹
- (۲۳) حضرت سدیہ کینہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حدیث نمبر: ۳۲
- (۲۴) حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۳۹
- (۲۵) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۲
- (۲۶) حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: خاتمہ
- (۲۷) حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۶
- (۲۸) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حدیث نمبر: ۲-۷-۱۰-۲۹-۳۱
- (۲۹) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۶-۳۰-خاتمہ (مرتین)
- (۳۰) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حدیث نمبر: ۹-۱۱-۱۳-۲۰-۲۱-۲۲
- (۳۱) حضرت عاصمہ رضی اللہ عنہا حدیث نمبر: ۲۷
- (۳۲) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۴۰
- (۳۳) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما حدیث نمبر: ۱۰
- (۳۴) حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۳۸
- (۳۵) حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حطب رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۲
- (۳۷) ابو جہل: عمرو بن ہشام حدیث نمبر: ۲۳-۲۵

خاتمہ کتاب

در تذکرہ خلیفہ ثالث و رابع رضی اللہ عنہما

امیر المؤمنین خلیفہ ثالث حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

آپ کا نسب:

آپ کے نسب سے متعلق امام ابو نعیم اصبہانی احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶ھ-۳۴۰ھ) صاحب ”حلیۃ الاولیاء“ روایت نقل فرماتے ہیں کہ زبیر بن بکار نے کہا کہ (آپ کا نسب) عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی ہے۔ قصی کا نام زید ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا نسب مطہر محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی ہے۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی والدہ، اروی بنت کریم بن حبیب بن عبد شمس ہیں۔ اور ان کی (والدہ کی) والدہ (یعنی، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی نانی) ام حکیم بنت عبد المطلب بن ہاشم ہیں۔

(معرفۃ الصحابة ﷺ، رقم الحدیث: ۲۰۵ (۱/۲۳۸)، مطبوعہ: دار الوطن، الرياض سنة ۱۴۱۹ھ)

آپ کی خلقت مبارکہ:

امام ابو نعیم آپ ﷺ کی خلقت مبارکہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ میانہ قد، دقیق خوبصورت چہرے، باریک کھال کے ساتھ پتے نھنوں والی اونچی ناک، گوشت کی کثرت والے جسم، بڑے کندھوں اور چوڑے شانوں کے حامل

تھے۔ (معرفة الصحابة ﷺ، (۱/۲۴۰))

امام ابو نعیم نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن شداد بن الہاد ؓ سے مروی ہے، فرمایا، میں نے (امیر المؤمنین) عثمان بن عفان ؓ کو بروز جمعہ برسر منبر دیکھا کہ آپ پر عدنی موٹے کپڑے کی ازار تھی جس کی قیمت چار یا پانچ درہم ہوگی اور مشق (سرخ مٹی) سے رنگی کوئی چادر زیب تن فرمائے ہوئے تھے۔ آپ کثیر گوشت، طویل داڑھی اور خوبصورت چہرے کے حامل تھے۔ (معرفة الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ۲۰۷ (۱/۲۴۱))

اور ابن ابی الزناد ؓ کی روایت سے نقل فرمایا کہ آپ نہ زیادہ طویل القامہ تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے حامل (یعنی، آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا) خوبصورت چہرے والے، پتلی اونچی ناک، بڑی داڑھی، گندمی رنگ، بڑی ہڈیوں، چوڑے شانے اور سر کے گھنے بالوں کے حامل تھے۔ (معرفة الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ۲۰۹ (۱/۲۴۳))

حضرت عبد اللہ بن حزم مازنی ؓ نے فرمایا، کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان ؓ کو دیکھا ہے، پس میں نے آپ سے بڑھ کر حسین نہ کسی مرد کو دیکھا اور نہ کسی عورت کو۔

دو قبلوں کو نماز پڑھنے والے اور دو باہر توں کے حامل:

حضرت عبید اللہ بن عدی بن الخیار ؓ سے مروی ہے فرمایا کہ میں عثمان بن عفان ؓ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، عرض کی، اے امیر المؤمنین! کیا آپ ان میں سے نہیں جنہوں نے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت قبول کی، اور دو قبلوں کی جانب نماز پڑھی، اور آپ نے رسول اللہ ﷺ کی قرابت داری پائی (یعنی، آپ ﷺ کی نخت

جگر آپ کے نکاح میں آئیں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بے شک ایسا ہی ہے جیسا آپ نے کہا، میں انہیں سے ہوں جنہوں نے دونوں قبلوں کی سمت نماز ادا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا تو وہ مجھ سے راضی تھے۔ یوں ہی دوسری روایت میں ہے کہ میں نے دو ہجرتیں کیں۔ (معرفۃ الصحابة رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۲۲۰ (۱/۲۵۶))

ذوالنورین (دونور والے):

حضرت عبد اللہ بن عمر بن ابان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میرے والد نے فرمایا، بیٹا کیا تم جانتے ہو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام ذوالنورین کیوں رکھا گیا؟ کیونکہ آدم عليه السلام سے تاقیام قیامت کسی نبی کی دو بیٹیاں کسی (ایک) شخص کے نکاح میں نہ آئیں سوائے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے (کہ آپ کے نکاح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بہنوں کے بعد دیگرے آئیں)۔

(معرفۃ الصحابة رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۲۲۳ (۱/۲۵۹))

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بابت پوچھا تو فرمایا، آپ وہ ذیشان ہیں کہ جنہیں مقرب فرشتوں میں ذوالنورین کے نام سے پکارا جاتا ہے، آپ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیوں سے (یکے بعد دیگرے) نکاح کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار (حُثَن) ہیں اور آپ کی خاطر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں گھر کی ضمانت عطا فرمائی ہے۔ (معرفۃ الصحابة رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۲۲۴ (۱/۲۶۰))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل:

امام ابو نعیم نقل فرماتے ہیں کہ حضرت حکم بن ہشام ثقفی سے مروی ہے،

فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم، عثمان ؓ اچھوں میں اچھے اور نیکوں کے امام تھے۔

(معرفۃ الصحابة ؓ، رقم الحدیث: ۲۵۲، (۱/۲۸۹))

امام قرطبی متوفی ۶۷۱ھ اپنی تفسیر میں حدیث شریف نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم ؐ نے فرمایا، اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہوں پس تو بھی راضی ہو۔
(تفسیر القرطبی ۳/۳۰۶)

اور امام ابو نعیم "حلیۃ الاولیاء" میں نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ؐ نے فرمایا، عثمان میری امت کے حیا دار اور معزز ہیں۔

اور امام ترمذی حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ کی روایت سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم ؐ نے ارشاد فرمایا، ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور میرے ساتھی۔ یعنی جنت میں۔ عثمان ہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب (۱۹) فی مناقب عثمان بن عفان ؓ، رقم الحدیث: ۳۶۹۸، ۴/۴۶۲، مطبوعہ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ؐ کی خدمت میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تا کہ آپ اس کی نماز جنازہ ادا فرمائیں، تو آپ ؐ نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائی۔ عرض کی گئی، یا رسول اللہ! ہم نے اس سے پہلے تو آپ کو کسی کی نماز جنازہ ترک فرماتے نہیں دیکھا؟ تو آپ ؐ نے ارشاد فرمایا، یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ بھی اسے ناپسند فرماتا ہے۔

(سنن الترمذی، المرجع السابق، رقم الحدیث: ۳۷۰۹)

آپ کی عمر مبارک اور مدت خلافت:

امام ابو نعیم فرماتے ہیں کہ آپ کی عمر میں اختلاف ہے، ایک قول کے

مطابق نوے (۹۰) برس، اور اٹھاسی (۸۸) برس بھی کہا گیا ہے۔ آپ کی مدتِ خلافت بارہ (۱۲) برس تھی اور ایک قول کے مطابق آپ بارہ برس میں بارہ روز کم منسبِ خلافت پر فائز رہے۔

اور حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے مروی ہے کہ آپ کی خلافت بارہ برس رہی (معرفۃ الصحابة ؓ، رقم الحدیث: ۲۳۰)

حضرت قتادہ ؓ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان ؓ جب شہید کئے گئے تو ان کی عمر نوے یا اٹھاسی برس تھی۔ (معرفۃ الصحابة ؓ، رقم الحدیث: ۲۲۵)

اور حضرت قتادہ ؓ ہی سے ایک روایت چھپاسی (۸۶) برس کی بھی منقول ہے۔ (معرفۃ الصحابة ؓ، رقم الحدیث: ۲۲۶)

اور حضرت زبیر بن بکار ؓ کی روایت کے مطابق آپ کی عمر بیاسی (۸۲) برس تھی۔ (معرفۃ الصحابة ؓ، رقم الحدیث: ۲۲۷)

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بعض سے آپ کی عمر مبارک بیاسی برس (۸۲)، بعض سے اکیاسی (۸۱)، بعض سے چھپاسی (۸۶)، بعض سے نواسی (۸۹) جبکہ بعض سے نوے (۹۰) برس مروی ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ کی شہادت اور تدفین:

حضرت زبیر بن بکار ؓ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان ؓ بروز جمعہ بیاسی (۸۲) برس کی عمر میں شہید کئے گئے۔ جبکہ آپ روزہ سے تھے۔

(معرفۃ الصحابة ؓ، رقم الحدیث: ۲۲۷)

اور شعبی ؓ کی روایت ہے کہ آپ ؓ عید الاضحیٰ کے تین دن بعد یوم

تشریق کو شہید کئے گئے۔ (معرفۃ الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ۲۲۸)

اور ابو عثمان کی روایت کے مطابق آپ ایام تشریق کے درمیانہ دن شہید

کئے گئے۔ (معرفۃ الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ۲۲۹)

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل ؓ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان

ؓ پینیس (۳۵) سن ہجری میں شہید کئے گئے۔ (معرفۃ الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ۲۳۲)

اور حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن بکر ؓ کی روایت ہے کہ آپ پینیس (۳۵)

سن ہجری میں حاجیوں کی (واپس) روانگی کے وقت شہید کئے گئے۔

اور یحییٰ بن بکر نے فرمایا، حضرت عثمان ؓ بروز جمعہ، جب ذوالحجہ کے اٹھارہ

دن باقی تھے (یعنی تقریباً ۱۲ ذوالحجہ کو) پینیس (۳۵) سن ہجری میں شہید کئے گئے جبکہ آپ

کی عمر مبارک اٹھاسی (۸۸) برس تھی۔ (معرفۃ الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ۲۳۴)

امام ابو نعیم فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان ؓ کے قاتل کے نام

میں اختلاف ہے، کہا گیا کہ آپ کو مصر کے اسود تجیحی (ت ج ی ب ی) نے قتل کیا، اور کہا

گیا کہ مصر کے جبلة بن الایہم نے۔ اور کہا گیا محمد بن ابی بکر نے پہلے چہر امارا پھر تجیحی

اور محمد بن ابی حذیفہ نے اس ناپاک فعل کے ارتکاب کی تکمیل کی اور اپنی تلواروں سے

مارا یہاں تک کہ آپ کے جسم اقدس میں تلواریں داخل کر دیں جبکہ حضرت عثمان ؓ

اس وقت قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔ بوقت شہادت آپ کے خون کے

قطرے آیت: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ اللَّهِ﴾ [البقرة: ۲/۱۳۷] (ترجمہ: تو ابے محبوب

عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کریگا) پر گرے۔ اور آپ کو ہفتہ کی شب

تاروں کی جھنڈ میں بقیع شریف میں سپرد خاک کیا گیا۔

(معرفۃ الصحابة ﷺ، رقم الحدیث: ۲۶۱)

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؑ نے حضرت عثمان ؓ کی زوجہ محترمہ سے ان کے قاتل کے بارے میں استفسار فرمایا تو انہوں نے عرض کی کہ میں نہیں پہچانتی مگر وہ دو آدمی تھے جن کے ساتھ محمد بن ابی بکر بھی تھے اور مکمل تذکرہ کیا۔ حضرت علی ؑ نے محمد بن ابی بکر کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے عرض کی، حضرت عثمان ؓ کی زوجہ محترمہ سچ کہتی ہیں، گھر میں پہلے میں داخل ہوا تھا اور میں آپ کو قتل بھی کرنا چاہتا تھا مگر جب آپ ؑ نے میرے والد (صدق اکبر ؓ) کا ذکر کیا تو میں باز آیا اور اللہ تعالیٰ کی جانب توبہ کی۔ خدا کی قسم میں نے نہ ہی انہیں پکڑا اور نہ قتل کیا تو زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، یہاں تک تو یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں مگر ان دونوں کو یہی لائے تھے۔ (تاریخ الخلفاء)

ابن عساکر نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے غلام کنانہ کی روایت سے نقل کیا کہ لوگوں نے کہا کہ حضرت عثمان کا قاتل وہ مصری شخص تھا جو سرخ رنگت اور نیلی آنکھوں والا تھا اور اس کا نام حمار تھا۔ (تاریخ الخلفاء)

امیر المؤمنین خلیفہ رابع حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

آپ کا نسب:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، کہ آپ ﷺ کا نسب علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابو تراب رکھی۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہے۔ یہ سب سے پہلے اسلام لائیں اور ہجرت کی۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ کی خلقت:

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کچھ شجیم، کشادہ پیشانی والے، زیادہ بالوں والے، میانہ قد و بڑے پیٹ کے حامل تھے، اور آپ کی داڑھی بڑی تھی جو آپ کے سینہ مبارک کو یوں ڈھک دیتی کہ گویا روئی ہو اور آپ کا رنگ گندم گوں تھا۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ کا قبول اسلام:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام ابویعلیٰ نے حضرت علی بن ابی طالبؓ کی روایت سے نقل فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت (یعنی نبوت کی تاج پوشی) بروز پیر ہوئی اور میں منگل کے روز اسلام لایا۔ آپ کے اسلام لاتے وقت آپ کی عمر مبارک دس برس تھی اور نو (۹) اور آٹھ (۸) بھی کہا گیا

نیز اس کم عمر کے اقوال بھی منقول ہیں۔

امام حسن بن زید بن حسن نے فرمایا کہ حضرت علی ؑ نے کم سنی میں بھی کبھی بت پرستی نہ کی۔ اس حدیث کو ابن سعد نے (الطبقات الکبریٰ میں) تخریج فرمایا۔ جب نبی کریم ﷺ نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو آپ کو اپنے بعد کچھ روز مکہ میں قیام فرمانے کا حکم صادر فرمایا تا کہ (لوگوں کی) وہ تمام امانتیں لوٹا دیں جو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھیں اور پھر اپنے اہل خانہ سے (مدینہ منورہ میں) آلیں تو آپ ﷺ نے یوں ہی کیا۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ کی کنیت:

امام بخاری نے ”الادب المفرد“ میں حضرت سہل بن سعد سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت علی ؑ کے نزدیک اپنے ناموں سے سب سے زیادہ پسندیدہ ابو تراب کی کنیت تھی اور آپ اسی سے پکارے جانے سے خوش ہوتے۔ آپ کی یہ کنیت نبی کریم ﷺ نے اس وقت رکھی جب سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا نے غضب فرمایا تو آپ باہر تشریف لے آئے اور مسجد کی دیوار سے ٹیک لگائے لیٹ گئے تو آپ کے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ آپ ﷺ کی پیٹھ مبارک پر گرد لگ گئی تھی تو نبی کریم ﷺ آپ ﷺ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا اٹھ بیٹھے اے ابو تراب!!۔ (تاریخ الخلفاء)

غزوات میں شرکت:

آپ ﷺ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ غزوہ بدر، غزوہ اُحُد اور تمام غزوات میں شریک رہے سوائے غزوہ تبوک کے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ میں

ٹھہرنے کا حکم فرمایا تھا۔ اور آپ ﷺ کے تمام غزوات میں شرکت کی احادیث و آثار مشہور ہیں۔ غزوہ اُحد میں آپ کو سولہ زخم آئے۔ اور بخاری و مسلم سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کی لڑائی میں آپ کو پرچم اسلام عطا فرمایا اور غیب دان نبی ﷺ نے یہ مژدہ عطا فرمایا کہ خیبر ان کے ہاتھ پر فتح ہوگا (اور یونہی ہوا، اور کیوں نہ ہو کہ خیبر صادق و صدوق ﷺ ہے) نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جنگوں میں شجاعت و بہادری کے کارنامے مشہور ہیں۔ (تاریخ الخلفاء)

پہلوانِ مدینہ:

امام ابنِ عساکر کے حوالے سے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگِ خیبر کے دن حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بابِ خیبر کو اپنی پیٹھ مبارک پر اٹھالیا اور مسلمان اس میں داخل ہوئے اور فتح یاب ہوئے۔ بعد ازاں اس دروازے کو (جسے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے تہا اٹھایا تھا) چالیس مردوں نے مل کر اٹھایا۔ (تاریخ الخلفاء)

روایاتِ احادیث اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ سے نبی کریم ﷺ کی پانچ سو چھیاسی (۵۸۶) احادیث مروی ہیں۔

آپ ﷺ سے آپ کے تینوں صاحبزادوں سیدنا امام حسن، سیدنا امام حسین اور سیدنا محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہم نے اور ان کے علاوہ حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت ابوسعید، حضرت زید بن ارقم، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت

ابو امامہ باہلی، حضرت ابو ہریرہ و دیگر صحابہ کرام و تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے احادیث روایت کیں۔ (تاریخ الخلفاء)

فضائل حضرت علیؑ:

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے، فرمایا، میں جس کا مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔ (سنن الترمذی: ۳۷۱۳)

حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے فرمایا، (اے علی) آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے۔ (سنن الترمذی: ۳۷۱۶)

حضرت مساور خثیریؓ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو میں نے انہیں یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے، علی سے منافق محبت نہیں کرتا، اور مومن بغض نہیں رکھتا۔ (سنن الترمذی: ۳۷۱۷م)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں مَوَاحَات فرمادیں (یعنی ایک کو ایک کا بھائی بنادیا) تو حضرت علیؓ اشمک ویدہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ میں مَوَاحَات فرمادیں جبکہ مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (اے علی!) آپ تو دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔

(سنن الترمذی: ۳۷۲۰)

آپ ﷺ کی شہادت:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، کہ حضرت علیؓ بروز جمعہ ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ (برطانیق ۲۵ جنوری ۶۶۱ء) کو صبح بیدار ہوئے تو اپنے صاحبزادہ حضرت حسنؓ سے فرمایا کہ رات میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا اور شکایت عرض کی کہ امت نے میرے ساتھ کج روی و بے جا کر رکھا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا، آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے خلاف دعا فرمادیں! لہذا میں نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی، اے اللہ مجھے ان کے بجائے اچھے لوگوں کے ساتھ کر دے۔ اور ان پر برا شخص مقرر فرما۔ اسی دوران مؤذن ابن الذبائح حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، الصلوٰۃ!! (یعنی، نماز!!) تو حضرت علیؓ بھی دروازہ سے صدائے مدینہ لگاتے ہوئے نکلے کہ اے لوگو! نماز نماز!!..... کہ اچانک ابن ملجم آگیا اور آپ پر تلوار سے وار کیا۔ تلوار آپ کی مقدس پیشانی پر لگی اور گردن کے قریب جا کر دماغ میں ٹھہر گئی۔ لوگوں نے ہر طرف سے ابن ملجم کو پکڑ لیا۔

اس کے بعد حضرت علیؓ بروز جمعہ و ہفتہ حیات رہے اور اتوار کی شب جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کو حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ نے غسل دیا اور امام حسنؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو دار الامارت، کوفہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ اور ابن ملجم کے دونوں ہاتھ کاٹ کر ایک ٹوکڑے میں بند کر کے اسے جلا دیا گیا۔

آپ ﷺ کے چند زریں فرمودات:

☆ لوگو! تم باہم شہد کی مکھیوں کی مثل ہو جاؤ، اگرچہ دوسرے پرندے انہیں کمزور و حقیر جانتے ہیں لیکن اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں اللہ نے بڑی برکت رکھی ہے تو وہ کبھی انہیں حقیر نہ جانتے۔

☆ اے قرآن سیکھنے والو! احکام قرآنی پر عمل کرو عالم وہی ہے جو علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل کرے، علم کو عمل کی موافقت میں پورا اُتارے، یعنی علم و عمل دونوں موافق ہو جائیں۔

☆ توفیقِ الہی بہترین رہبر ہے، خوش اخلاقی بہترین دوست ہے، عقل و شعور بہترین ساتھی ہے، ادب بہترین میراث ہے، اور غم تکبر سے بھی زیادہ بدتر ہے۔

☆ رنج و مصیبت بھی ایک مقام پر پہنچ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے عقلمند کو چاہئے کہ مصیبت کی حالت میں صبر کرے تاکہ مصیبت اپنی مدت پر جاتی رہے ورنہ اختتام مدت سے قبل مصیبت کے دفیعہ کی کوشش مصیبت کو اور بڑھاتی ہے۔

☆ بغیر مانگے کچھ دینا سخاوت ہے اور مانگنے والے کو دینا بخشش ہے۔

☆ گناہوں کی دنیوی سزا یہ ہے کہ عبادت میں سستی ظاہر ہوتی ہے، روزگار میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے، لذت میں قلت واقع ہو جاتی ہے اور حلال کی خواہش اسی شخص میں پائی جاسکتی ہے جو حرام کمائی چھوڑ دینے کی مکمل کوشش کرتا ہے۔

☆ ابنِ ملجم کے زخمی کرنے کے بعد حضرت حسن ؓ بارگاہِ علی ؓ میں اشک دیدہ حاضر ہوئے تو حضرت علی ؓ نے اپنے لختِ جگر سے فرمایا، بیٹا آٹھ باتیں یاد رکھنا: (۱) سب سے بڑی دولت عقلمندی ہے، (۲) سب سے زیادہ افلاس

و محتاجی، بیوقوفی و حماقت ہے، (۳) سب سے زیادہ وحشت و گھبراہٹ، تکبر ہے، (۴) سب سے زیادہ بزرگی و کرم، خوش اخلاقی اور اچھا کردار ہے۔ بیٹا!..... ان چار چیزوں سے ہمیشہ بچنا: (۵) بے وقوف کی دوستی سے، اگرچہ وہ نفع پہونچانا چاہتا ہے لیکن آخر کار اس سے تکلیف ہی پہونچتی ہے، (۶) جھوٹے ساتھی سے، کیونکہ وہ قریب کو دور اور دور کو قریب کر دیتا ہے، (۷) کنجوس کے ساتھ سے، اس لئے کہ کنجوس تم سے ان چیزوں کو چھڑا دیتا ہے جن کی تمہیں سخت ضرورت ہو اور (۸) فاجر (گنہگار) کی دوستی سے، اس لئے کہ وہ تمہیں تھوڑی چیز کے عوض فروخت کر ڈالے گا۔

☆ زیادہ ہوشیاری دراصل بدگمانی ہے۔

☆ محبت دور کے خاندان والے کو قریب کر دیتی ہے اور عداوت خاندان کے قریبی رشتہ دار کو دور ہٹا دیتی ہے۔ ہاتھ جسم سے بہت زیادہ قریب ہے مگر گل سڑ جانے پر کاٹ دیا جاتا ہے اور آخر کار داغ دیا جاتا ہے۔

☆ یہ پانچ باتیں یاد رکھو: (۱) کوئی شخص گناہ کے سوائے کسی سے خوفزدہ نہ ہو، (۲) صرف اللہ تعالیٰ ہی سے اپنی امیدیں وابستہ رکھو، (۳) کسی چیز کے سیکھنے میں شرم نہ کرو، (۴) عالم کو کسی مسئلہ کی دریافت پر جبکہ وہ اس مسئلہ سے ناواقف ہو، جواباً یہ کہنے میں عار محسوس نہیں کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اس مسئلہ سے ناواقف ہوں اور (۵) صبر و ایمان کی مثال سراور جسم کی سی ہے جب صبر جاتا ہے تو ایمان بھی رخصت ہو جاتا ہے اسی طرح جب سر جدا ہو گیا تو جسم کی قوت بھی بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

- ☆ جب مجھ سے کوئی ایسی بات پوچھی جائے کہ جس کے جواب میں میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اس مسئلہ سے ناواقف ہوں تو اس وقت مجھے خوب راحت پہنچتی ہے اور میرا یہ جواب خود مجھے بہت پسند و مرغوب ہے۔
- ☆ لوگوں میں عدل و انصاف کرنے والے پر واجب ہے کہ جو دوسروں کے لئے پسند کرے وہی اپنے لئے پسند کرے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ
 أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُمَّ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ مَا أَعْلَمُ وَمَا لَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ بِهِ أَعْلَمُ اللَّهُمَّ لَكَ
 الْحَمْدُ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِينٍ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ
 وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَعَلَى عُلَمَائِهِ مِلَّتِهِ وَصُلَحَائِهِ
 الْمُطَهَّرِينَ خُصُوصاً عَلَى شَيْخِي أَمِيرِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَمُصْلِحِ الْمُسْلِمِينَ
 وَعَلَى أَسَاتِذَتِي الْأَكْرَمِينَ وَعَلَى وَالِدَيَّ أَجْمَعِينَ

آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِحَاہِ حَبِيبِكَ الْكَرِيمِ الْآمِينَ (ﷺ)

عبدہ ﷺ و عبد رسولہ ﷺ

محمد فرحان القادري الرضوي العطاري غُفِيَ عَنْهُ

تخریج احادیث میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا

- ۱۔ المصنّف للإمام أبي بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الصنعاني المتوفى ۲۱۱ھ
- ۲۔ الطبقات الكبرى للإمام أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع البصري المتوفى ۲۳۰ھ
- ۳۔ المصنّف للإمام أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة الكوفي العباسي المتوفى ۲۳۵ھ
- ۴۔ المسند للإمام أحمد بن محمد بن حنبل المتوفى ۲۴۱ھ
- ۵۔ فضائل الصحابة للإمام أحمد بن محمد بن حنبل المتوفى ۲۴۱ھ
- ۶۔ مسند عبد بن حميد للإمام أبي محمد عبد بن حميد بن نصر الكسي المتوفى ۲۴۹ھ
- ۷۔ صحيح البخاري للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل ابن إبراهيم بن مغيرة بن بردزبة المتوفى ۲۵۶ھ
- ۸۔ التاريخ الكبير للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل ابن إبراهيم بن مغيرة بن بردزبة المتوفى ۲۵۶ھ
- ۹۔ صحيح مسلم للإمام أبي الحسن مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري المتوفى ۲۶۱ھ
- ۱۰۔ سنن ابن ماجه للإمام أبي عبد الله محمد بن يزيد القزويني المتوفى ۲۷۵ھ

تخریج احادیث میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا

- ۱۱۔ سنن أبي داود للإمام أبي داود سليمان بن أشعث السجستاني الأزدي المتوفى ۲۷۵ھ
- ۱۲۔ نوادر الأصول في أحاديث الرسول للإمام أبي عبد الله محمد بن علي بن الحسن الحكيم الترمذي المتوفى ۲۷۹ھ
- ۱۳۔ السنة للإمام عمرو بن أبي عاصم الضحاك الشيباني المتوفى ۲۸۷ھ
- ۱۴۔ تاريخ واسط للإمام أسلم بن سهل الرزاز الواسطي المتوفى ۲۹۲ھ
- ۱۵۔ مسند البزار للإمام أبي بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق المتوفى ۲۹۲ھ
- ۱۶۔ سنن الترمذي للإمام أبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي المتوفى ۲۹۷ھ
- ۱۷۔ مسند أبي يعلى للإمام أبي يعلى أحمد بن علي بن المثنى الموصلي التميمي المتوفى ۳۰۷ھ
- ۱۸۔ مسند الشاشي للإمام أبي سعيد الهيثم بن كليب الشاشي المتوفى ۳۳۵ھ
- ۱۹۔ من حديث خيثمة للإمام خيثمة بن سليمان القرشي المتوفى ۳۴۳ھ

تخریج احادیث میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا

- ۲۰۔ صحیح ابن حبان للإمام أبي حاتم محمد بن حبان بن أحمد
التميمي البستي المتوفى ۳۵۴ھ
- ۲۱۔ المعجم الأوسط للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب
الطبراني المتوفى ۳۶۰ھ
- ۲۲۔ المعجم الكبير للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب
الطبراني المتوفى ۳۶۰ھ
- ۲۳۔ مسند الشاميين للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب
الطبراني المتوفى ۳۶۰ھ
- ۲۴۔ الكامل للإمام أبي أحمد عبد الله بن عدي بن عبد الله بن
محمد الجرجاني المتوفى ۳۶۵ھ
- ۲۵۔ المستدرک علی
الصحيحين للإمام أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم
النيسابوري المتوفى ۴۰۵ھ
- ۲۶۔ حلیۃ الأولیاء للإمام أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني
المتوفى ۴۳۰ھ
- ۲۷۔ الاستیعاب للإمام أبي عمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر
النمري المتوفى ۴۶۳ھ

تخریج احادیث میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا

۲۸۔ تاریخ بغداد للإمام أبي بكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي

المتوفى ۴۶۳ھ

۲۹۔ موضع أو هام

الجمع والتفريق للإمام أبي بكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي

المتوفى ۴۶۳ھ

۳۰۔ السنن الكبرى للإمام أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي المتوفى ۴۸۵ھ

۳۱۔ الفردوس بمأثور

الخطاب للعلامة أبي شجاع شيرويه بن شهرداد بن شيرويه

الديلمى الهمداني المتوفى ۵۰۹ھ

۳۲۔ العلل المتناهية للعلامة عبد الرحمن بن علي بن الجوزي

المتوفى ۵۹۷ھ

۳۳۔ التدوين في أخبار

قزوين للعلامة عبد الكريم بن محمد الرافي القزويني

المتوفى ۵۹۷ھ

۳۴۔ الرياض النضرة للإمام أبي جعفر أحمد بن عبد الله بن محمد

الطبري المتوفى ۶۹۴ھ

تخریج احادیث میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا

- ۳۵۔ تہذیب الکمال للإمام أبي الحجاج يوسف بن زكي عبد الرحمن
المزني المتوفى ۷۴۲ھ
- ۳۶۔ میزان الاعتدال للعلامة شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي
المتوفى ۷۴۸ھ
- ۳۷۔ مجمع الزوائد للإمام علي بن أبي بكر الهيثمي المتوفى ۸۰۷ھ
- ۳۸۔ لسان الميزان للعلامة أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر
العسقلاني الشافعي المتوفى ۸۵۲ھ
- ۳۹۔ كنز العمال للعلامة علاؤ الدين علي المتقي بن حسام الدين
الهندي البرهان فوري المتوفى ۹۷۵ھ
- ۴۰۔ كشف الخفاء للإمام إسماعيل بن محمد العجلوني الجراحي
المتوفى ۱۱۶۲ھ

توجہ فرمائیے

ادارے کی ہدیہ شائع شدہ کتب

کہی ان کہی زکوٰۃ کی اہمیت

رمضان المبارک معزز مہمان یا محترم میزبان

عید الاضحیٰ کے فضائل اور مسائل

ان کتب خانوں پر دستیاب ہیں

مکتبہ برکات المدینہ، بہار شریعت مسجد، بہادر آباد، کراچی

مکتبہ غوثیہ ہوسیل، پرانی سبزی منڈی، نزد عسکری پارک، کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد، کھارادر، کراچی

مکتبہ انوار القرآن، میمن مسجد مصلح الدین گارڈن، کراچی (حنیف بھائی انگوٹھی والے)

مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی

نوٹ: ہمارے ہاں ہر اتوار کو ہونے والا پروگرام ختم قادر یہ اور درس قرآن اور دیگر موضوعات پر پیر کو ہونے والے اجتماعات براہ راست palktalk کے Room: baharenoor پر سنے جاسکتے ہیں۔ پیر کا اجتماع بعد نماز عشاء 9:30 بجے، جب کہ ختم قادر یہ بعد نماز عصر منعقد ہوتا ہے۔

بحیث اشاعتِ اہلسنت کی سرگرمیاں

مدارس حفظ و ناظرہ

جمیعت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی

جمیعت اشاعتِ اہلسنت پاکستان کے تحت صبح اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی درس نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالافتاء

جمیعت اشاعتِ اہلسنت پاکستان کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ چھ سال سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمیعت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علماء اہلسنت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہے۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

ہفتہ واری اجتماع

جمیعت اشاعتِ اہلسنت کے زیر اہتمام نور مسجد کا غذائی بازار میں ہر پیر کو 9:30 تا 10:30 ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں ہر ماہ کی پہلی اور تیسری پیر کو درس قرآن ہوتا ہے جس میں حضرت علامہ مولانا عرفان ضیائی صاحب درس قرآن دیتے ہیں اور اس کے علاوہ باقی دو پیر مختلف علماء کرام مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری

جمیعت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء اہلسنت کی کتابیں مطالعہ کے لئے اور کیسٹیں سماعت کے لئے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات تا بطرفہ فرمائیں۔